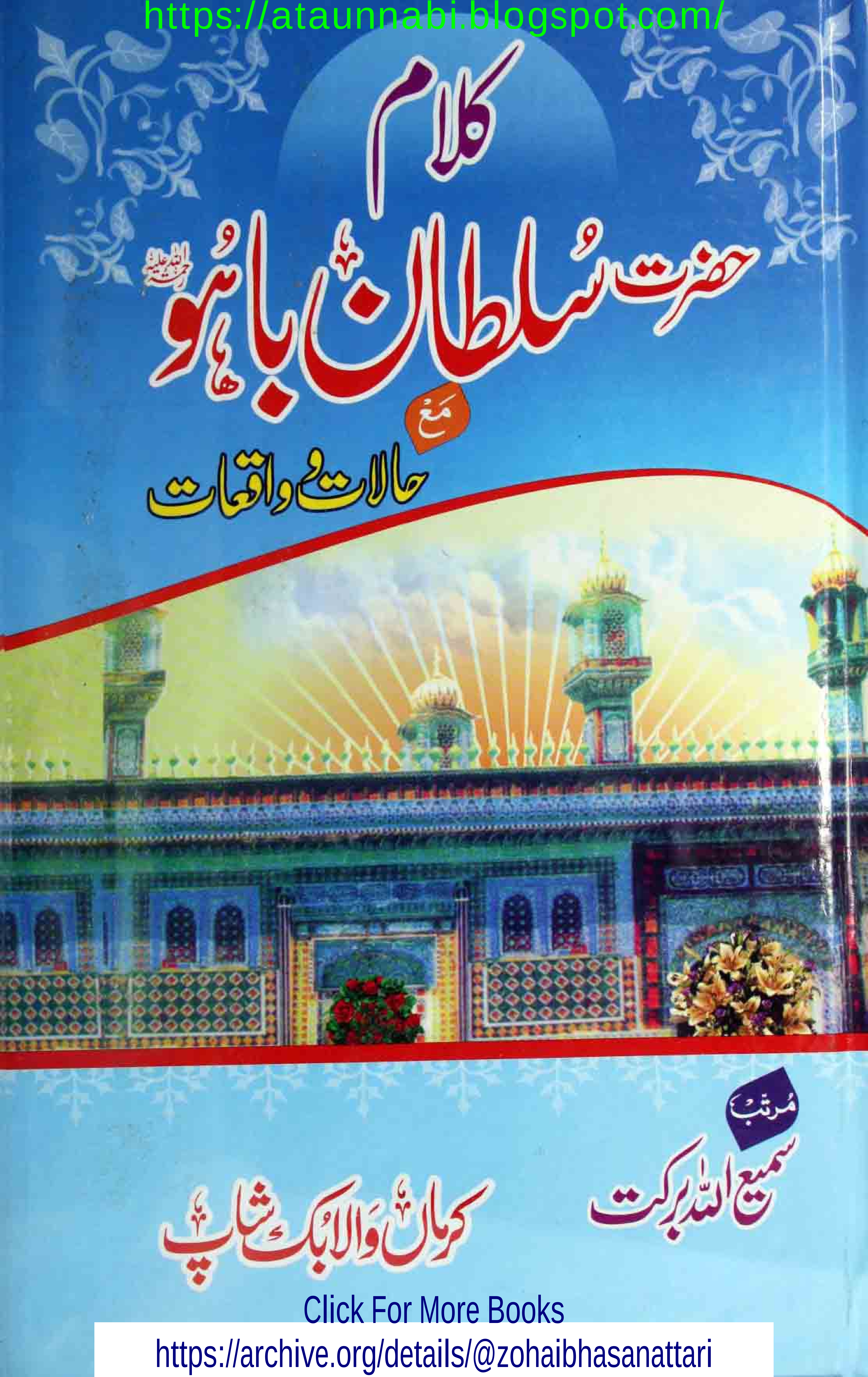
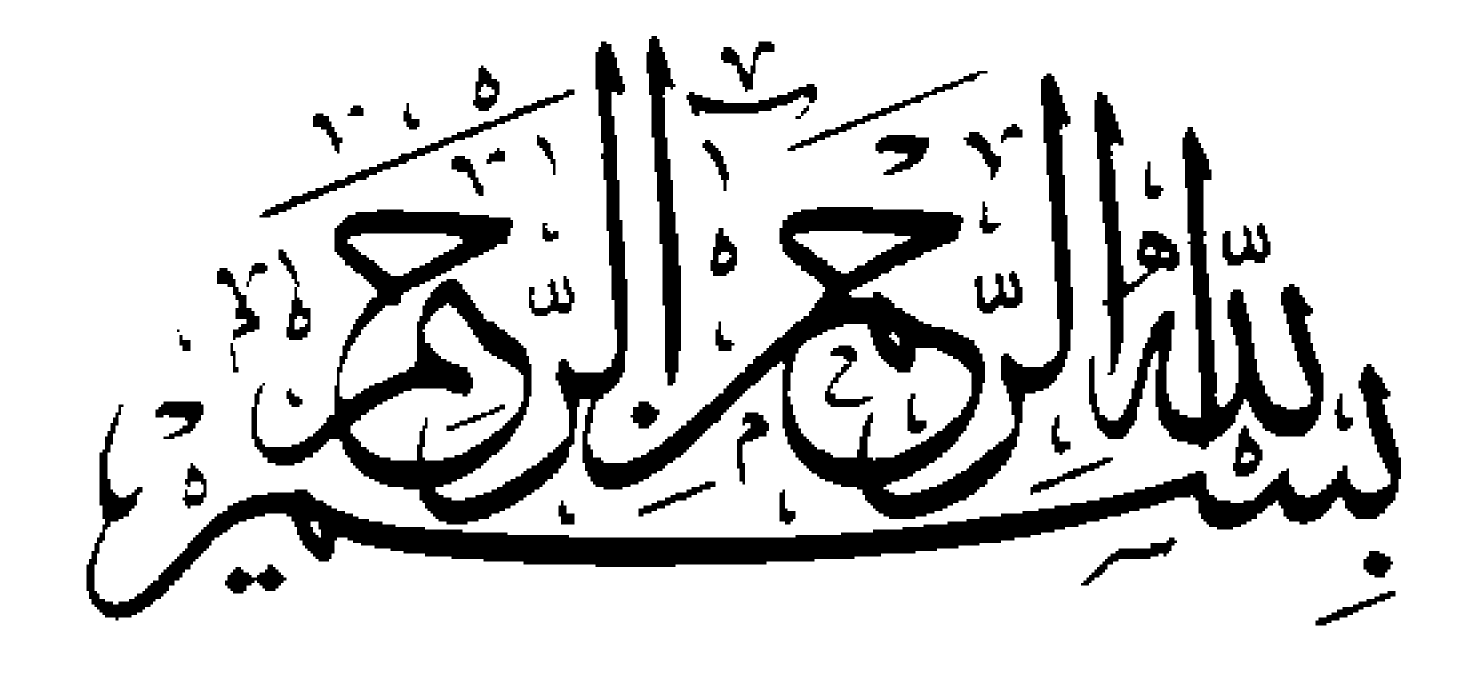

کلام
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
مع
حالات و واقعات
مرتب
سمیع اللہ برکت
کرماں والا بک شاپ


بسم اللہ الرحمن الرحیم


محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

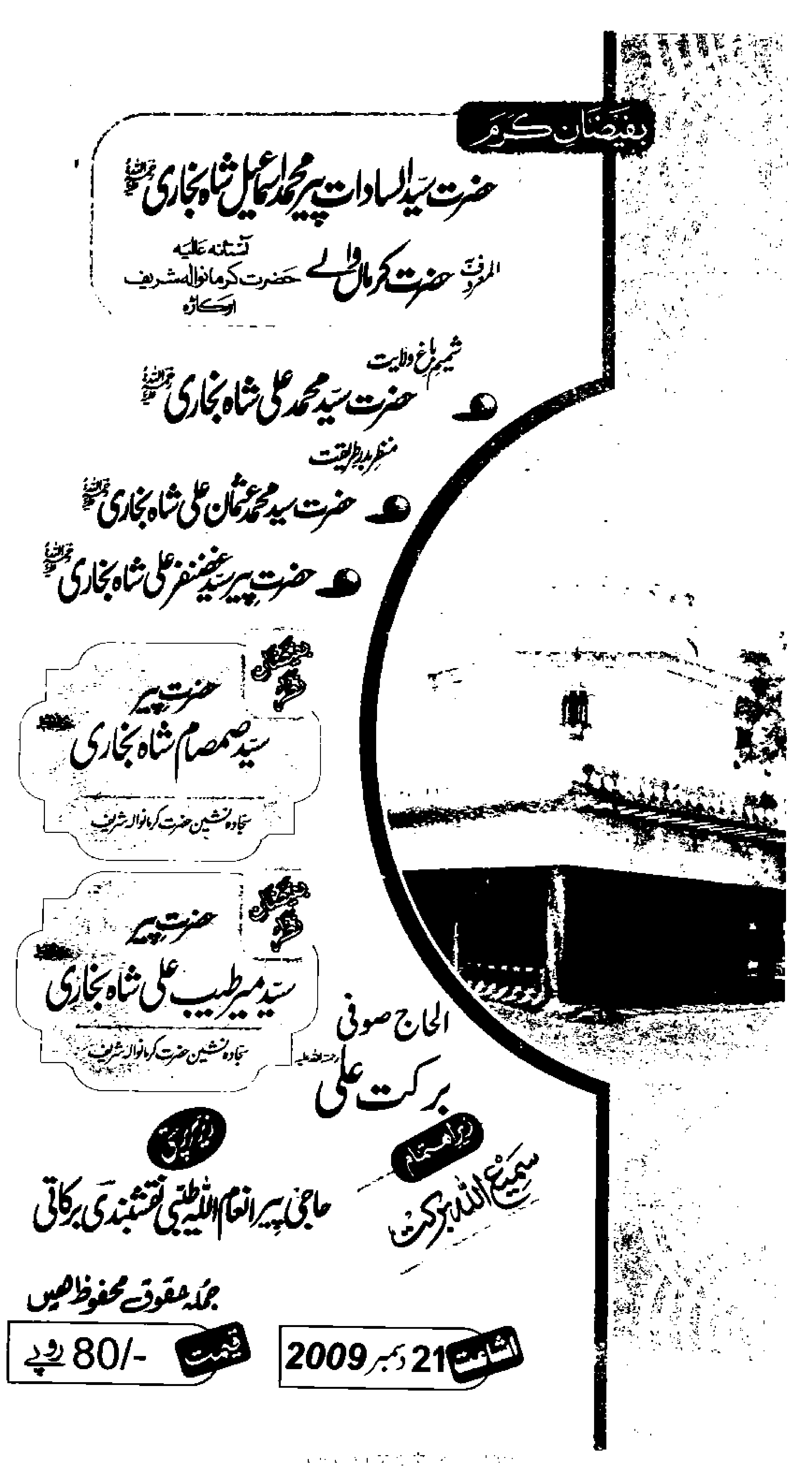






لاہور

Voice: 0423-7249515


بفیضانِ کرم
حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
المعروف حضرت کرماں والے
آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ
شمیم باغ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
منظر بدر طریقت
حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف
حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف
الحاج صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی
زیر اہتمام
سمیع اللہ برکت
جملہ حقوق محفوظ ہیں
اشاعت 21 دسمبر 2009
قیمت -/80 روپے

حضرت سلطان محمد باہو سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر اولیاء سے ہیں۔آپ خطۂ پنجاب میں بہت مشہور ہیں۔آپ سلطان العارفین اور شمس السالکین ہیں،آپ بارگاہ رب العزت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ کے قریب اور حضوری تھے۔آپ زہد وتقویٰ میں یکتائے زمانہ تھے۔

خاندانی پسِ منظر:

جناب اعجاز الحق قدوسی صاحب لکھتے ہیں کہ سوانح حیات حضرت شیخ باہو میں ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد سے سادات بنی فاطمہؓ جہاں کہیں تھے ان کا وقت عبادت الٰہی اور گوشہ نشینی میں بسر ہوتا تھا،باقی علوی خلافتؓ کے مدعی تھے۔وہ ایران سے ہوتے ہوئے خراسان آئے اور علویوں میں شاہ حسین نے ہرات پر قبضہ کرلیا۔ان کے بعد ان کا لڑکا امان شاہ تخت حکومت پر بیٹھا،چونکہ یہ سادات بنی فاطمہ کی بے حد اعانت کرتا تھا' اس لیے اس کی اولاد کا لقب اعوان ہوا۔سادات فاطمہ اور اعوان تین چار پشت تک ہرات میں رہے،پھر عباسیوں کے آخری عہد میں پنجاب اور خراسان کے سرحدی علاقے دریائے اٹک کے کنارے کالا باغ میں پہنچے۔سادات بنی فاطمہ نے اپنا مسکن اُچ ، بلوٹ، چوہا سیدن اور دندا شاہ بلاول کو بنایا اور عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے ،لیکن قبیلہ اعوان کے افراد نے کالا باغ کے گردونواح کے علاقے جو خٹک اور جنجوعہ اقوام کے ہندو

راجاؤں کے قبضے میں تھے۔ان راجاؤں کا مقابلہ کر کے ان علاقوں کو فتح کر لیا، پھر قبیلہ اعوان نے اپنے شہر اور گاؤں الگ آباد کیے جن شہروں اور گاؤں میں اعوان آباد تھے وہ اعوان کار کہلانے لگے۔

پنجابی صوفی پوئیٹ از لاجونتی راما کرشنا نے بحوالہ مناقب سلطانی لکھا ہے کہ حضرت سلطان باھو کے آباؤ اجداد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہاں آئے تھے۔اور پنڈ دادنخان اور احمد آباد میں کافروں سے ان کے معرکے ہوئے اور انہوں نے ان کو حلقہ اسلام میں داخل کیا۔مغل فرماں روا شاہجہاں اس خاندان کی بڑی عزت کرتا تھا۔سوانح حیات سلطان باھو میں ہے کہ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت بازید محمد دہلی کے بادشاہ کے منصب دار تھے،وہ نہایت ہی نیک، متبع شریعت، حافظ قرآن کریم، فقیہ اور عالم بزرگ تھے۔انہوں نے اپنی خاندان کی ایک عورت بی بی راستی سے شادی کی تھی۔چنانچہ ایک شعر میں حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ بی بی راستی کی تعلیم وتربیت کا اسی طرح اعتراف کیا۔

رحمت حق بر روانِ راستی
راستی از راستی آراستی

سلطان بازید محمد کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں شاہ جہاں نے ایک سالم گاؤں، قہرگان اور پچاس ہزار بیگھے زمین چند آباد کنوؤں کے ساتھ بطور انعام کے عطا فرمائی، چنانچہ سلطان بازید محمد نے شورکوٹ میں سکونت اختیار کی۔

ولادت

مناقب سلطانی اور تواریخ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت قدس اللہ سرہ کی ولادت 1039ھ کو ہوئی اس وقت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کا عہد حکومت تھا۔شعبان المعظم کے اواخر میں یقیناً اسی سال مذکورہ میں ولادت ہوئی کیونکہ شیر خوارگی

میں رمضان المبارک کے ایام میں والدہ کا دودھ پینے سے اجتناب فرماتے تھے۔

(مناقب سلطانی (قلمی) مکتوبہ فتح شیر، 1311ھ 1:15 مملوکہ نگارندہ رسالہ)

سلطان محمد نواز عارف (متوفی 1938ء جن کا مدفن دربار سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ بستی سمندری میں ہیں)، نے اپنی کتاب مجموعہ کلام رسالہ دار المعارف میں حضرت سلطان باھو قدس اللہ سرہ کی ولادت کے بارے میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

شصت و سہ سال کرد در دنیا رسول
نور محمد باھو لاشد این حصول
در یازدہ صدی دو کم اربعین
گشت پیدا حضرت سلطان عارفین

(مجموعہ کلام، ص 53 مطبع مرکز الاولیاء لاہور پاکستان 1962ء)

دنیا میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 63 سال گزارے حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے اتنی عمر مبارک حاصل ہوئی۔ گیارہویں صدی (ہجری) میں اڑتیس برس کے بعد حضرت سلطان العارفین پیدا ہوئے گویا اس کے مطابق بھی سال ولادت 1039ھ شمار آتا ہے اور اس بارے میں شبہ نہیں رہتا۔

نام ولقب:

آپ نے اپنی ہر تصنیف میں اپنا نام فقط "باھو" لکھا ہے۔ مناقب سلطانی کے مؤلف نے آپ کا نام "سلطان باھو" اور جناب بلال زبیری نے "تذکرہ اولیاء جھنگ" میں آپ کا اسم مبارک "سلطان محمد باھو" لکھا ہے۔ دراصل ولایت فقر کے حصول کے باعث "سلطان" کے لقب سے ملقب ہوئے۔ جو آپ کے اسم مبارک کا حصہ بن گیا۔ "محمد" کا اضافہ اس لیے شمار نظر آتا ہے کہ آپ کے اجداد کی تیرہ پشتوں میں ہر فرد

کے نام کے ساتھ اسم ''محمد'' شامل رہا۔ اس اسم پاک سے محبت و عقیدت کے سبب والدین روایتاً نام اس طرح لیتے رہے ہیں۔ بہر حال آپ کے اسم مبارک کا اصل اور اہم جزو ''باھو'' ہی ہے جو از خود گہرے معانی کا حامل ہے۔ ''باھو'' کے لفظی معنی اس ذات مطلق کے ساتھ ہونا کے ہیں۔ سبحان اللہ۔ اور آپ اسم بامسمّٰی ''باھو'' کے ہو کر رہ گئے۔

کتاب امیر الکونین میں خود فرماتے ہیں۔

باھو در ھو گم شدہ فی اللہ فنا
نام باھو متصل شد با خدا

امیر الکونین (قلمی) 1232ھ ص 12 مملوکہ سلطان غلام دستگیر القادری)

شجرۂ نسب:

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب یوں ہے: حضرت سلطان باھو بن حضرت بازید محمد بن حضرت فتح محمد بن حضرت اللہ دتہ بن حضرت محمد تمیم بن حضرت محمد منان بن حضرت موغلا بن حضرت محمد پیدا ابن حضرت محمد سگھرا ابن حضرت محمد نون بن حضرت سلا بن حضرت محمد بہاری بن حضرت محمد جیون بن حضرت محمد ہرگن بن حضرت نور شاہ بن حضرت امیر شاہ بن حضرت قطب شاہ۔

(تذکرہ اولیائے پاکستان ص 175 مطبع شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور پاکستان 1987ء)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض پانا:

یک بہت ہی اعلیٰ حکایت آپ کے جواں سالی کے ایام سے متعلق قابل ذکر ہے کہ ایک روز آپ شورکوٹ کے نواح میں کھڑے تھے کہ ایک باعظمت سوار نورانی چہرہ کے ساتھ نمودار ہوئے، آپ کے ہاتھ پکڑے اور گھوڑے پر اپنی پیٹھ میں بٹھا دیا۔ اس باعظمت سوار نے فرمایا: میں علی ابن ابی طالب ہوں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں لیے جا رہا ہوں۔

پھر پلک جھپکنے کی دیر میں آپ اس مجلس میں پہنچ گئے جہاں پہلے حضرت صدیق اکبر، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم آپ سے متوجہ ہوئے۔ ان سے ملاقات کے بعد آپ اُٹھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست اقدس مبارک بڑھائے اور فرمایا: میرا ہاتھ پکڑ لو۔ پھر آپ کو دونوں ہاتھوں سے بیعت میں لیا اور تلقین فرمائی۔ یہاں آپ کو مرتبہ منتہا اور درجہ ھوالرجوع الی البدایت حاصل ہوا۔ اس تلقین سے مشرف ہوئے تو حضرت سیدۃ النساء بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں کے بوسے لئے اور ان کی غلامی کے حلقہ میں داخل ہوئے۔

حضرت سید المرسلین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کے بعد فرمایا کہ مخلوقِ خدا کی مدد کرو کیونکہ تیرا رتبہ روز بروز بلکہ لحہ بہ لحہ بلند ہوتا جائے گا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سید الشیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ حضرت پیر دستگیر نے اپنی عنایات سے سرفراز فرمایا اور تلقین وہدایت کرنے کا حکم فرمایا۔

(مرآت سلطانی ص 96 مطبع باہو پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور پاکستان 2006ء)

بچپن:

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بچپن سے ہی انوار ولایت تاباں ونمایاں نظر آتے تھے۔ اور بعض ایسی باتیں پائی جاتی تھیں کہ جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ آئندہ چل کر آسمانِ ولایت کے روشن آفتاب بنیں گے۔ حضرت سلطان باہو نے شورکوٹ ہی میں تعلیم وتربیت حاصل کی۔ تعلیم ظاہری کے بعد وہ باطنی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ تذکرہ نگاروں کا بیان ہے کہ حضرت سلطان باہو نے براہ راست سرورِ کائنات حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضانِ باطنی حاصل کیا، اور پھر سرورِ کائنات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ان کی تربیت حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ (متوفی 561ھ) کے سپرد فرمائی۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص150 مطبع سلمان اکیڈمی کراچی پاکستان 1996ء)

تلاش مرشد اور بیعت ہونا:

آپ نے لڑکپن کا زمانہ شورکوٹ میں گزرا ہے۔ اوران ایام میں بھی ہزاروں خلق خدا تعالیٰ عز و جل کو راہ مستقیم سے نوازا ہے۔ اسی طرح ہزاروں کافر آپ کی نظر ہدایت سے مشرف با اسلام ہوئے۔ البتہ آپ کے اس دور میں خدمت خلق اور فیضانِ توجہ کے علاوہ دو مزید اہم امور بھی سرانجام پائے گئے۔ اول یہ کہ آپ نے ان ایام میں یکے بعد دیگرے چار نکاح کیے۔ دوم یہ کہ آپ مرشد کامل کی تلاش میں بھی رہے۔ طریقت میں اویسی سلوک کے مطابق آپ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست فیضان حاصل ہوا۔ اس وہبی اعزاز سے حضرت سلطان العارفین قدس سرہ بیعت تلقین و ہدایات سے سرفراز ہوئے جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

شاہ حبیب اللہ قادری بغدادی

دریائے راوی کے کنارے شہر بغداد نامی ایک قصبہ میں جہاں بغداد عراق سے آئے ہوئے ایک بزرگ قیام پذیر ہو گئے تھے۔ وہاں پر حالات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں چند روز قیام کیا۔ شاہ حبیب اللہ قادری صاحب [illegible] ت و معروف پیر طریقت تھے۔ انہوں نے حضرت سلطان العارفین قدس سرہ سے [illegible] نی احوال اور ترک دنیا کا امتحان لیا اور آزمائش میں ڈالا۔ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اس مرحلہ سے کامیابی کے ساتھ گزرے۔ سلطان حامد قادری کے مطابق شاہ حبیب اللہ قادری کو جب سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے مادرزاد ولی اللہ ہونے کا اوران

کے بلند مقامات و درجات کا علم ہوا تو مزید حصول برکات کے لئے پیر عبدالرحمٰن دہلوی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے اور فیضیاب ہونے کے لیے رخصت کی جو خود شاہ حبیب اللہ قادری کے مرشد تھے۔ شاہ حبیب اللہ قادری کا مسکن راوی کے کنارے قصبہ بغداد میں تلنبہ اور سرائے سدھو کے درمیان واقع ہے۔

پیر سید عبدالرحمٰن گیلانی دہلوی

سلطان حامد قادری نے لکھا ہے کہ مرشد کامل کی تلاش میں شاہ حبیب اللہ قادری کی رہنمائی سے پہلے حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے مشرق کی طرف سفر کرنے کا اشارہ کر دیا تھا۔ دہلی پہنچ کر آپ نے سید پیر عبدالرحمٰن گیلانی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے فیض ازلی کا حصہ وصول کیا۔ کیمیائے معرفت کا خزینہ اور تلقین و رہنمائی حاصل کی۔ اس طرح حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا دہلی جا کر پیر عبدالرحمٰن گیلانی کی زیارت اور ان سے بیعت کرنے کی ایک اہم دستاویز اور دلیل حاصل ہو جاتی ہے۔ ایک یہ عجیب بات ہے کہ ظاہری مرشد سے بیعت کرنے کا واقعہ صرف مناقب سلطانی میں اور پھر محمد ذکریا کی سی حرفی میں چھپڑ سے شائع ہوا۔ خود حضرت سلطان باہو نے اپنی تصنیف میں ظاہری مرشد اختیار کر لینے کے بارے میں کوئی واضح بات نہیں کی۔ ڈاکٹر راما کرشنا کا اصرار ہے کہ حضرت پیر عبدالرحمٰن دہلوی وہی شخصیت ہیں جن کے والد محترم کا نام عبدالعزیز نقشبندی مشہور ہے۔ ڈاکٹر راما کرشنا نے موقف کے لیے انگریزی کی معروف کتاب جو بیلی نے تصنیف کی ہے، کی جانب اشارہ کیا ہے۔ بیلی نے لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن والد عبدالعزیز نقشبندی کا سلیمان شکوہ کا داماد تھا اور اس کی شادی ان کی بیٹی کے ساتھ 1062ھ کو شاہ جہان بادشاہ کی پچیسویں تخت نشینی کے موقع پر قرار پائی تھی۔ مگر ڈاکٹر راما کرشنا کا یہ قیاس ہماری نظر میں کوئی مدلل حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پیر عبدالرحمٰن دہلوی جو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد قرار پائے گئے، گیلانی سادات سے

تھا۔اور وہ سلوک تصوف میں پشت در پشت طریقہ قادریہ پر فائز تھے۔ یہ تو قطعاً ممکن ہی نظر نہیں آتا کہ ان کے والد نقشبندی مسلک سے منسلک ہوں۔

(مراۃ سلطانی ص 104,105 مطبع باھو پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور پاکستان 2006ء)

مناقب سلطانی کے مطابق جب سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے واپس آئے تو انیس لاکھ مردانِ خدا کو مرید کیا اور خلافت بخشی جن میں اکثر سندھ، بغداد (عراق)، مصر، عرب، شام، روم اور کابل کی طرف منتشر ہو کر تقسیم ہوئے۔آپ خود بھی ان ممالک میں ملاقات اور سفر کے لیے تشریف لے گئے۔ان انیس لاکھ مریدین میں گیارہ لاکھ سادات تھے۔ اور آٹھ لاکھ دیگر اقوام میں سے تھے۔باقی خلفاء پنجاب اور ہندوستان کے دیگر مقامات میں نفی اثبات کی تعلیم دینے میں مشغول ہوئے۔

(مناقب سلطانی ص 48, خطی، مکتوبہ 1319ھ، مملوکہ نگارندہ رسالہ)

ازدواج:

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ یکے بعد دیگرے چار خواتین کو اپنے عقد میں لائے۔ آپ کی ایک زوجہ محترمہ حضرت مخدوم برہان رحمۃ اللہ علیہ لنگر مخدوم کے گھرانے سے تھیں۔ آپ کی دوسری زوجہ مطہرہ قبیلہ اعوان سے تھیں۔تیسری زوجہ مکرمہ بھی اعوان قبیلہ سے تھیں اور قریبی رشتہ دار شمار ہوئی تھی۔جبکہ آپ کی چوتھی زوجہ پاکدامنہ ایک ہندو ساہوکار کے کنبہ سے تھیں۔جو کہ آپ کو غوث بہاء الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر دعوت قبور پڑھنے کے بعد آپ کو عطا ہوئیں۔جو مشرف بہ اسلام ہو کر نکاح میں آئیں۔جس طرح کہ آپ کے حالات و واقعات سے معلوم ہوا ہے۔چوتھی ازدواج کے بعد آپ کی والدہ محترمہ و معظمہ نے آپ کو ظاہری مرشد اختیار کرنے کے لئے ہدایت کر دی چنانچہ آپ مرشد کی تلاش میں مسافرت کرنے لگے۔اس وقت آپ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہو چکی تھی۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے چاروں ازدواج چالیس سال کی عمر

پانے تک ہی ہوئیں اور اس کے بعد کسی عورت سے نکاح نہیں ہوا۔

شجرہ طریقت:

گزشتہ روایات کے مطابق حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طریقت دو واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ تک جا پہنچتا ہے۔ اس طرح آپ کی طریقت کا ایک سلسلہ پیر طریقت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے ہے جن کا روحانی رابطہ بیک وقت حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہما و حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچتا ہے۔

سلسلہ اوّل:

شیخ سلطان باھو عن شیخ السادات سید عبدالرحمٰن دہلوی عن شیخ سید عبدالجلیل عن سید عبدالبقا عن سید الستار عن سید الفتاح عن شیخ نجم الدین عن برہان پوری عن شیخ محمد صادق یحییٰ عن سید عبالجبار عن سید عبدالرزاق عن سید غوث صمدانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی عن شیخ المشائخ خواجہ ابوسعید عن مبارک الخضرمی مخزومی عن شیخ ابوالحسن عن قریشی الھنکاری عن شیخ ابوالفرح عن یوسف طرطوسی عن شیخ خواجہ عبدالواحد تمیمی بن خواجہ عبدالعزیز تمیمی عن خواجہ شیخ ابا بکر شبلی عن خواجہ شیخ جنید بغدادی عن شیخ عبداللہ سری سقطی عن شیخ معروف کرخی عن شیخ ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا عن ابی موسیٰ کاظم عن ابی جعفر صادق عن ابی محمد الباقر عن ابی زین العابدین عن ابی عبداللہ الحسین عن ابی اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی المرتضیٰ ابن ابی طالب۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(مرات سلطانی ص 119 مطبع باھو پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور پاکستان 2006ء)

دوسرا سلسلہ طریقت شیخ معروف کرخی کے بعد اس طرح شروع ہوتا ہے۔ خواجہ شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے خواجہ شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ جس نے اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی المرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے بیعت کی۔ گویا اوّل سلسلہ طریقت کے مطابق

پچیس واسطوں اور مطابق سلسلہ طریقت دوم بائیس واسطوں کے بعد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما تک سلسلہ پہنچتا ہے۔ مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں شجروں کو بیان کیا ہے۔

(حاشیہ حدیقۃ الاولیاء ص 253 مطبع تصوف فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور پاکستان 2000ء)

سلطان العارفین کی تصنیفات:

مناقب سلطانی اور دیگر سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی ایک سو چالیس تصانیف ہمارے لیے بیش بہا یادگار ہیں مگر اس وقت آپ کی صرف اکتیس کتابیں دستیاب ہیں۔ ان تصانیف میں ''ابیات باھو'' سرائیکی (علاقائی زبان) میں ہے اور باقی تیس فارسی زبان میں ہیں۔ ان میں پھر ایک ''دیوان باھو'' فارسی غزلیات پر مشتمل کتاب ہے جبکہ باقی انتیس فارسی نثر میں ہیں۔ حضرت قدس سرہ کے کلام کی ادب، علم، معرفت اور ثقافت اسلامی لحاظ سے بہت بڑی اہمیت ہے۔ آپ کی ہر ایک تصنیف مرشد کامل کا مقام رکھتی ہے کیونکہ ان میں بیان کردہ جملے افکار کا سرچشمہ آیات قرآنی و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یعنی یہ کلام علم لدنی اور تمام الہام ہی ہے۔ ان آثار میں فقر کی انتہا اور عارفانہ تعلیمات، تزکیہ نفس درس حکمت اور علمی اشارات پر محیط پیرائے بیان ہوئے ہیں۔ آپ کی تصنیفات قابل ذکر ہیں۔

(۱) اسرار قادری (۲) امیر الکونین (۳) اورنگ شاہی (۴) توفیق الہدایت (۵) تیغ برہنہ (۶) جمع الاسرار (۷) حجت الاسرار (۸) دیدار بخش (۹) دیوان باھو (۱۰) رسالہ روحی (۱۱) سلطان الوہم (۱۲) شمس العارفین (۱۳) عقل بیدار (۱۴) عین العارفین (۱۵) عین الفقر (۱۶) فضل اللقاء (۱۷) قرب دیدار (۱۸) کشف الاسرار (۱۹) کلید التوحید (خورد) (۲۰) کلید التوحید (کلاں) (۲۱) کلید الجنت (۲۲) گنج الاسرار (۲۳) مجالسۃ النبی (۲۴) محبت الاسرار (۲۵) محکم الفقراء، (۲۶) محک الفقراء (خورد)

(۲۷)محک الفقراء(کلاں) (۲۸)مفتاح العارفین (۲۹)نور الہدیٰ(خورد)

(۳۰)نورالہدایت عین نما معروف بہ نورالہدیٰ(کلاں)

ان کتابوں کے مطالعہ سے جہاں آپ کے غیر معمولی تبحر علمی، غیر معمولی استعداد اور صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ کتابیں ایک سالک راہ طریقت کے لیے عرفان و ہدایت کی ایک گنج گراں مایہ ہیں۔ یہ امر نہایت ہی افسوس زدہ ہے کہ ہم لوگ ان لوگوں کو بھول کر اپنے کاندھے پر ستارے لگا لیتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ اصل خراج تحسین ملنا چاہئیں۔ یہاں پر ذکر کئے دیتے ہیں کہ ان کتابوں کو اصل تراجم کے ساتھ شائع کرنے کا عمل ملک چنن دین المعروف (اللہ والے قومی دکان کشمیری بازار والوں نے کیا) جن کا اصل کام بقول صاحبزادہ بان کا تھا۔ مگر ایک دن اچانک ملک چنن دین نے کتابیں چھاپنی شروع کر دیں جس سے اصل خاندانی کام بان سیل کرنے کا عمل بند ہو گیا۔ ملک چنن دین نے تصوف کی کتابوں میں حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی کتابی چھاپیں اور نہایت ہی سلیس تراجم شائع کئے' کیونکہ ان کی پرنٹ شدہ کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ لیکن افسوس ناک واقعہ یہ ہے کہ جیسے ہی ان کا نام ختم ہوا یعنی ملک چنن دین صاحب کی وفات ہوئی۔ بعد میں صاحبزادوں سے یہ کام سنبھالا نہ گیا اور بالآخر انہوں نے دوبارہ بان کا کام شروع کر دیا ہے۔ مگر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف ناشروں نے ان کی کتابیں اپنے نام سے شائع کروا کر سیل شروع کر دیں۔ انہوں نے تو اتنا بھی نہیں کیا کہ کم از کم ان کے نام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک دو صفحات ہی لکھ دیئے جائیں تا حیات کے لئے۔ مگر کہاں ایسا کام اللہ تعالیٰ عزوجل ان پبلشروں کو ہدایت دے۔ اور ملک چنن دین صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ (آمین)

وصال:

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بروز جمعرات بوقت عصر یکم جمادی الثانی سال

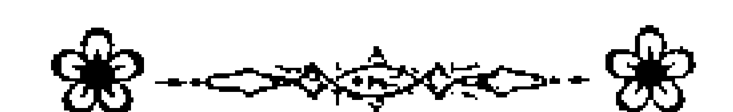
۱۱۰۲ھ کو شورکوٹ میں ہوا۔ جہاں آپ کے جسد مبارک کو پختہ اینٹوں کے قلعہ قہرگان کے مقام پر سپرد خاک کیا گیا تھا۔ اسی قلعہ قہرگان میں آپ کا مزار مبارک ستتر سال تک طالبان حق کے لئے منبع فیض رہا۔

پہلے مزار مبارک میں تدفین کے موقع پر سال ۱۱۰۲ھ کو حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند سلطان نور محمد اور سلطان ولی محمد موجود تھے۔ البتہ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات و تدفین کے بعد آپ کے بڑے فرزند سلطان نور محمد نے دریائے سندھ کے مغربی کنارہ پر علاقہ گڑاتگ فتح خان میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ لیکن دریا کے بڑھ آنے کی وجہ سے، اور مزار مبارک کو طغیانی کا خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے آپ کے جسد مبارک کو وہاں سے منتقل کر کے دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۱۸۰ھ کا ہے لیکن ۱۳۳۶ھ میں جب کہ حضرت شیخ حاجی سلطان نور احمد کی سجادگی کا زمانہ تھا۔ پھر مزار مبارک کو دریا کی طغیانی کا خطرہ لاحق ہوا۔ چونکہ ماہ محرم ۱۳۳۶ھ میں جسد مبارک وہاں سے منتقل کر کے اس جگہ دفن کیا گیا جہاں اب آپ کا مزار مبارک مرجع خاص و عام ہے۔ (تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۱۵۵، ۱۵۶ مطبع سلمان اکیڈمی کراچی پاکستان ۱۹۹۶ء)

آپ کا عرس مبارک بھی ماہ محرم الحرام میں ہی ہوتا ہے۔

حضرت سلطان العارفین کی اولادِ مبارکہ:

حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں آٹھ فرزند تھے جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) سلطان نور محمد (۲) سلطان ولی محمد (۳) سلطان لطیف محمد (۴) سلطان صالح محمد (۵) سلطان اسحاق محمد (۶) سلطان فتح محمد (۷) سلطان شریف محمد (۸) سلطان حیات محمد جبکہ صاحب مناقب سلطانی نے لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دختر بھی تھیں جن کا نام مائی رحمت خاتون تھا۔



الف اللہ چنبے دی بوٹی

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ھُو
نفی اثبات دا پانی ملسیں ہر رگے ہر جائی ھُو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن پر آئی ھُو
جیوے مرشد کامل باھُو جیں ایہہ بوٹی لائی ھُو



الف اللہ پڑھیا پڑھ

الف اللہ پڑھیا پڑھ حافظ ہویا گیا حجابوں پردہ ھُو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویا بھی طالب ہویا زر دا ھُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ظالم نفس نہ مردا ھُو
باہجھ فقیراں کسے نہ ماریا باھُو ایہہ ظالم چور اندر دا ھُو

اللہ صحیح کیتوس

الف اللہ صحیح کیتوس جداں چمکیاں عشق اگوہاں ھُو
رات دہیں دیوے تانگھڑے نت کرے اگوہاں سوہاں ھُو
اندر بھاہیں اندر بالن اندر دیوچہ دھواں ھُو
باھُو شہ رگ تھیں رب نیڑے لدھا جدوں عشق کیتا سی سوہاں ہو



احد جد دِتی وکھالی

الف احد جد دِتی وکھالی ازخود ہو یا فانی ھُو
قرب وصال مقام نہ منزل نہ اوتھے جسم نہ جانی ھُو
نہ اوتھے عشق محبت کائی نہ اوتھے کون مکانی ھُو
عینوں عینی تھیوسی باھُو سرّ وحدت سبحانی ھُو

ازل ابدنوں صحیح کیتوس

الف ازل ابدنوں صحیح کیتوس دیکھ تماشے گزرے ھُو
چوداں طبق دلیندے اندر آتش لائے حجرے ھُو
جنہاں حق نہ حاصل کیتا اوہ دوہیں جہانیں اجڑے ھُو
عاشق غرق ہوئے وچ وحدت باھُو دیکھ تنہاندے مجرے ھُو

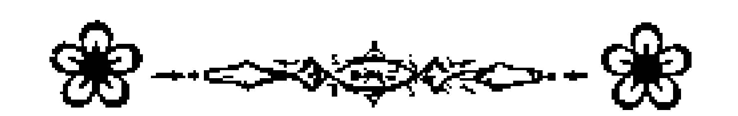


اندر ہوتے باہر ہووت

الف اندر ہوتے باہر ہووت باھو کتھ لبھیندا ھُو
ہو دا داغ محبت والا دَم دَم نال سڑیندا ھُو
جتھے ھُو کرے روشنائی اوتھوں چھوڑ اندھیرا ویندا ھُو
دوہیں جہان غلام اس باھُو جیہڑا ھُو نوں صحیح کریندا ھُو

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سنیا دل میرے

الف اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سنیا دل میرے جند قَالُوْا بَلٰی کوکیندی ھُو
حُب وطن دی غالب اِک پل سون نہ دیندی ھُو
قہر پوے تینوں رہزن دنیا جوتوں حق دا راہ مریندی ھُو
عاشقاں مول قبول نہ باھُو کر کر زاریاں روندی ھُو



ایہو نفس اساڈا بیلی

الف ایہو نفس اساڈا بیلی جے نال اساڈے سدھا ھُو
جو کوئی اس دی کرے تباہی اس نام اللہ دا لدھا ھُو
زاہد عابد آن نوائے جتھے ٹکڑا دیکھے تھدھا ھُو
راہ فقر دا مشکل باھُو گھر مان نہ میرا رِدّھا ھُو

ادھی لعنت دنیا تائیں

الف ادھی لعنت دنیا تائیں ساری دُنیا داراں ھُو
جنہاں راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لین غضب دیاں ماراں ھُو
پیوواں کو لوں پتر کوہندی پھٹھ دُنیا مکاراں ھُو
جنہاں ترک دُنیاں تھیں کیتی باھُو لیس باغ بہاراں ھُو

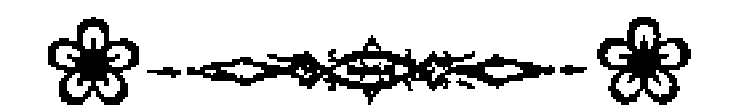


ایہہ دُنیاں رن حیض پلیدی

الف ایہہ دُنیاں رن حیض پلیدی ہرگز پاک نہ تھیوے ھُو
جیں فکر گھر دُنیاں ہووے لعنت تسدے جیوے ھُو
حُب دنیا دی ربّ تھیں موڑے ویلے فکر کچیوے ھُو
سہ طلاق دُنیاں نوں دیئیے جے باھُو سد پچھیوے ھُو

ایہہ دُنیاں زن حیض پلیدی

الف ایہہ دُنیاں زن حیض پلیدی کتنی مَل مَل دھوندے ھُو
دُنیاں کا رن عالم فاضل گوشے بہہ بہہ روندے ھُو
دنیا کارن لوک وچارے ہک پل سکھ نہ سوندے ھُو
جنہاں چھڈی دنیا باھُو اوہ کندھی چڑھ کھلوندے ھُو

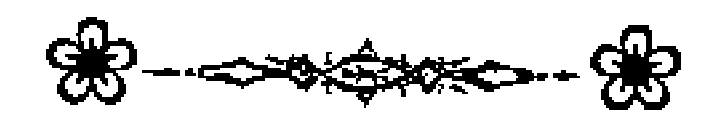


ایمان سلامت ہر کوئی منگے

الف ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ھُو
منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ھُو
جس منزل نوں عشق پہنچائے ایمان نوں خبر نہ کوئی ھُو
میرا عشق سلامت رکھیں باھُوؔ ایمان دیاں دھروئی ھُو

اندر وچ نماز اساڈی

الف اندر وچ نماز اساڈی ہکسے جا تینوے ھُو
نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھیوے ھُو
ایہہ دل ہجر فراقوں سڑدا ایہہ دم مرے نہ جیوے ھُو
سچا راہ محمد ﷺ والا باھُو جیں وچ رب لبھیوے ھُو



ایہہ تن میرا چشم ہووے

الف ایہہ تن میرا چشم ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ھُو
لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں اِک کھولاں اِک کجاں ھُو
اتنیاں ڈٹھیاں صبر نہ آوے ہور کِتے وَل بھجیاں ھُو
مرشد دا دیدار ہے باھُو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ھُو

اکھیں سرخ تے موہنیں زردی

الف اکھیں سرخ تے موہنیں زردی ہر ولوں دل آہیں ھُو
مہا مہاڑ خوشبوئی والا پونہتا ونج کداہیں ھُو
عشق مشک نہ چھپے رہندے ظاہر تھیں اُٹھائیں ھُو
نہ فقیر تنہاں دا باھُو جن لامکانی جائیں ھُو



اندر کلمہ قل قل کردا

الف اندر کلمہ قل قل کردا عشق سکھائے کلماں ھُو
چوداں طبقے کلمے دے اندر چھڈ کتاباں علماں ھُو
کانے کپ کپ قلم بناون لِکھ نہ سکن قلماں ھُو
کلمہ مینوں پیر پڑھایا ذرا نہ رہیاں الماں ھُو

ایہہ تن رب سچے دا

الف ایہہ تن رب سچے دا مجرا پا فقیرا جھاتی ھُو
نہ کر منت خواج خضر دی اندر تیں حیاتی ھُو
شوق دا دیوا بال انھیرے لبھی وست کھڑاتی ھُو
مرن تھیں اگے مر رہے حق دی رمز پچھاتی ھُو



ایہہ تن رب سچے دا حجرا

الف ایہہ تن رب سچے دا حجرا کھڑیاں باغ بہاراں ھُو
وچے کوزے وچ مصلے سجدے دیاں ہزاراں ھُو
وچے کعبہ وچے قبلہ الا اللہ پکاراں ھُو
کامل مرشد ملیا باھُو آپے لیسی ساراں ھُو

اوجھڑ جھل تے مارو بیلا

اوجھڑ جھل تے مارو بیلا جتھے جالن آئی ھُو
جس کدھی نوں ڈھاں ہمیشاں اَج ڈھٹھی کل ڈھائی ھُو
نیں جھاندے وہے سراندی سکھ نہ سوندے راہی ھُو
پانی' ریت جے ہون اکٹھے بتی نہ بجھدی کائی ھُو



آپ نہ طالب ہیں کہیں سے

الف آپ نہ طالب ہیں کہیں سے لوکاں طالب کر دے ھُو
چانوں کھیلیاں کردے سیپاں قہرتوں ناہیں ڈردے ھُو
عشق مجازی تلکن بازی پیر اَوّلے دَھردے ھُو
اوہ شرمندے ہوسن باھُو اندر روز حشر دے ھُو

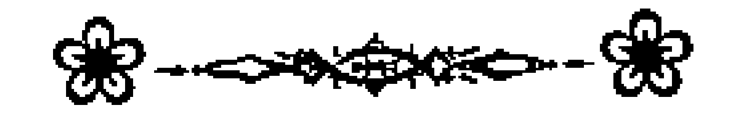
اندر بھی ھُو باہر بھی ہو باھُو

الف اندر بھی ھُو باہر بھی ہو باھُو کتھاں بھیوے ھُو

سے ریاضت کرکراہاں خون جگر دا پیوے ھُو

لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانش مند سدیوے ھُو

نام فقیر تہنیدا باھُو قبر جنہاں دی جیوے ھُو



الف اللہ چنبے دی بوٹی

الف اللہ چنبے دی بوٹی من وچ مرشد لاندا ھُو

جس گت اتے سوہنا راضی اوہو گت سکھاندا ھُو

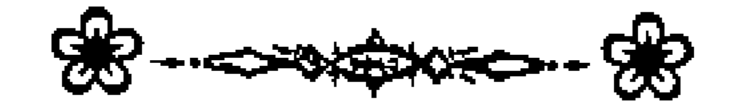
ہر دم آپ اُٹھاندا سوہنا، ہر دم آپ بہاندا ہو

آپ سمجھ سمجھیندا باھُو آپ آپے بن جاندا ھُو

(ب)

باھُو باغ بہاراں کھڑیاں

ب باھُو باغ بہاراں کھڑیاں نرگس ناز شرم دا ھُو
دل وچ کعبہ صحیح کیتوس پاکوں پاک پرم دا ھُو
طالب طلب طواف تمامی حب حضور حرم دا ھُو
گیا حجاب تھیوسی حاجی باھُو بخشیوس راہ کرم دا ھُو



بغداد شہر دی کیا نشانی

ب بغداد شہر دی کیا نشانی اُچیاں لمیاں چیڑاں ھُو
تن من میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ھُو
اینہاں لیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ھُو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں کرساں میراں میراں ھُو

بے تے پڑھ کے فاضل ہویا

ب بے تے پڑھ کے فاضل ہویا ہک حرف نہ پڑھیا کسے ھُو
جیں پڑھیا تیں شوہ نہ لدھا جاں پڑھیا کجھ تسے ھُو
چوداں طبق کرن روشنائی ایہناں کجھ نہ دَسے ھُو
باہجھ وصال اللہ دے باھُو ہور سب کہانیاں قصے ھُو

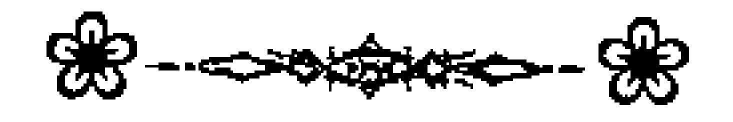


بے ادباں نہ سار ادب دی

ب بے ادباں نہ سار ادب دی گئے ادباں تھیں وانجے ھُو
جیہڑے تھاں مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہوندے کانجے ھُو
جو مڈھ قدیم دے کھیڑے آہے کدے نہ ہوندے رانجھے ھُو
جیں دل حضور نہ منگیا باھُو گئے دوہیں جہانیں وانجے ھُو

بزرگی گھت دیہن رڑھایئے

ب بزرگی گھت دیہن رڑھایئے ملیئے رج منہ کالا ھُو
لا الہ والا کہنا منیا مذہب کی لگدا سالا ھُو
اِلا اللہ گھر میرے آیا جیں آن اٹھایائے پالا ھُو
بھر پیالا خضروں پیتا باھُو آب، حیاتی والا ھُو



بسم اللہ اسم اللہ دا

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گہنا بھارا ھُو
نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ھُو
حدوں بیحد درود نبی ﷺ نوں جس دا ایڈ پسارا ھُو
میں قربان تنہاں تھیں باھُو جنہاں ملیا نبی سوہارا ھُو

بنھ چلایا طرف زمیں دے

ب بنھ چلایا طرف زمیں دے عرشوں فرش ٹکایا ھُو
گھر تھیں ملیا دیس نکالا اساں لکھیا جھولی پایا ھُو
رہو نی دُنیا نہ کر جھیڑا ساڈا اگے دل گھبرایا ھُو
اسیں پردیسی ساڈا وطن دوراڈا باھُو دم دم غم سوایا ھُو



باہجھ حضوری نہیں منظوری

ب باہجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن پے بانگ صلواتاں ھُو
روزے نفل نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ھُو
باہجھوں قلب حضور نہ ہووے توڑے کڈھن سے زکواتاں ھُو
باھُو باہجھ فناہ رب حاصل ناہیں ناں تاثیر جماعتاں ھُو

بہتی میں اوگنہاری

ب بہتی میں اوگنہاری تاں بھی لاج پئی گل اس دے ھُو
پڑھ پڑھ علم کرن تکبر پر شیطان جیہے اوتھے مسدے ھُو
لکھاتنوں بھو دوزخ والا ہک نت بہشتوں رسدے ھُو
عاشقاں دے گل چھری ہمیشہ باھُو اگے محبوباندے کسدے ھُو



بغدادی ونج کراہاں

ب بغدادی ونج کراہاں سو دانے کتوسے ھُو
رتی عقلاں دی کراہاں غم دا بھار گھدوسے ھُو
بھار بھریرا منزل چوکھی اوڑک ونج پتیوسے ھُو
ذات صفات صحیح کتوس سے فیر جمال لدھوسے ھُو

(پ)

پڑھ پڑھ علم لوک رجھاون

پ پڑھ پڑھ علم لوک رجھاون کیا ہویا اس پڑھیاں ھُو
ہرگز مکھن مول ناں آوے پھٹے دودھ دے کڑھیاں ھُو
آکھ چنڈورا ہتھ کی آیا ایس انگوری پھڑیاں ھُو
اِک دل خستہ باھُو رکھیں راضی تے لئی عبادت وریاں ھُو



پاک پلید نہ ہوندے ہرگز

پ پاک پلید نہ ہوندے ہرگز توڑے رلدے وچ پلیتی ھُو
وحدت دے دریا اچھلے ہک دل صحیح نہ کیتی ھُو
ہک بت خانے جا واصل ہوئے ہک پڑھ پڑھ تھکے مسیتی ھُو
فاضل چھوڑ فضیلت بیٹھے باھُو عشق نماز جاں نیتی ھُو

پیر ملیاں جے پیڑ نہ جاوے

پ پیر ملیاں جے پیڑ نہ جاوے تاں اُس نوں پیر کی دھرنا ھُو
مرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں اوہ مرشد کی کرنا ھُو
جس ہادی کنوں ہدایت ناہیں اوہ ہادی کی پھڑنا ھُو
جے سر دتیاں حق حاصل ہووے باھُو موتوں مول نہ ڈرنا ھُو



پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبر

پ پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبر ملاّں کرن وڈیائی ھُو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے بغل کتاباں چائی ھُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اوتھے پڑھن کلام سوائی ھُو
دوہیں جہانیں سوئی مٹھے باھُو جنہاں کھادی ویچ کمائی ھُو

پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون

پ پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون کرن عبادت دوری ھُو
اندر جھگی پئی لٹیوے تن من خیر نہ موری ھُو
مولا والی سدا سوکھالی دل توں لاہ تکوری ھُو
باھُو رب تنہاں نوں حاصل جنہاں جگ نہ کیتی چوری ھُو

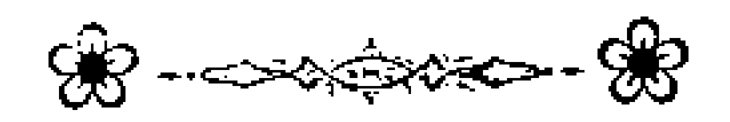


پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں

پ پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے سارے ھُو
اک حرف عشق دا پڑھ نہ جانن بھلے پھرن بچارے ھُو
اک نگاہ جے عشق دیکھے لکھ ہزاراں تارے ھُو
لکھ نگاہ جے عالم ویکھے کسے نہ کدھی چاہڑے ھُو
عشق عقل وچ منزل بھاری سئیاں کوہاندے پاڑے ھُو
عشق نہ جنہاں خریدا باھُو اوہ دوہیں جہانیں مارے ھُو

پنجے محل پنجاں وچ چانن

پ پنجے محل پنجاں وچ چانن دیوا کت ول دھریئے ھُو
پنجے مہر پنجے پٹواری حاصل کت دل بھریئے ھُو
پنجے امام تے پنجے قبلے سجدہ کت ول کریئے ھُو
باھُو صاحب جے سر منگے ہرگز ڈِھل نہ کریئے ھُو

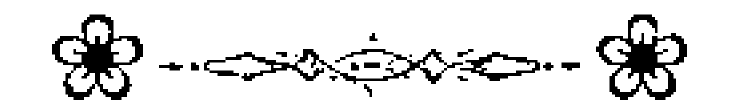


پڑھیا علم تے ودھی مغروری

پ پڑھیا علم تے ودھی مغروری عقل بھی گیا تلوہاں ھُو
بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیتا دوہاں ھُو
سر دتیاں جے سرہتھ آوے سودا ہار نہ توہاں ھُو
وڑیں راز محبت والے باھُو کوئی رہبر لے کے سوہاں ھُو

پاٹا دامن ہویا پرانا

پ پاٹا دامن ہویا پرانا کچرک سیوے درزی ھُو
حال دا محرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو غرضی ھُو
باہجھ مربی کسے نہ لدھی گجھی رمز اندر دی ھُو
اوسے راہ ول جاییے باھُو جس تھیں خلقت ڈردی ھُو



(ت)

ترک دنیا دی تائیں ہوسی

ت ترک دنیا دی تائیں ہوسی جد فقر ملیسی خاصہ ھُو
تاک دنیا تاہیں ہوسی جد ہتھ پکڑیسی کاسہ ھُو
دریا وحدت نوش کیتوس اجے بھی جی پیاسہ ھُو
راہ فقر رت ہنجوں روون لوکاں بھانے ہاسہ ھُو

تلہ بنھ توکل والا

ت تلہ بنھ توکل والا ہو مردانے تریئے ھُو

جیں دکھ سکھ حاصل ہووے انہیں دکھن مول نہ ڈریئے ھُو

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا آیا چیت اسے دل دھریئے ھُو

اوہ بے پرواہ درگاہ ہے باھُو اوتھے رورو حاصل بھریئے ھُو



توڑے تنگ پورانے ہوون

ت توڑے تنگ پورانے ہوون گجھے نہ رہندے تازی ھُو

مار نقارہ دل وچ وڑیا کھیڈ چلیا اک بازی ھُو

ماردلاں نوں جول دتو نے جدوں تکے نین نیازی ھُو

انہاں نال کی تھیا باھُو جنہاں یار نہ رکھیا راضی ھُو

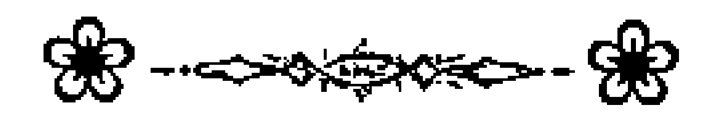
تن من یار میں شہر بنایا

ت تن من یار میں شہر بنایا دل وچ خاص محلّہ ھُو

آن الف دل وسوں کیتی میری ہوئی خوب تسلہ ھُو

سب کچھ مینوں پیا سنیوے جو بولے ماسوی اللہ ھُو

درد منداں ایہہ رمز پچھاتی باھُو بے درداں سر کھلہ ھُو



تدوں فقیر شتابی بن دا

ت تدوں فقیر شتابی بن دا جد جاں عشق وچ ہارے ھُو

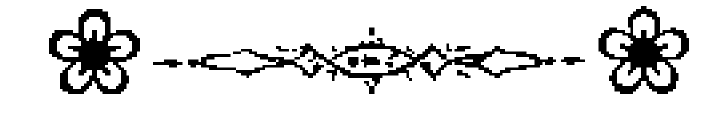
عاشق شیشہ تے نفس مربی جان جاناں توں وارے ھُو

خود نفسی چھڈ ہستی جھیڑے لاہ سروں سب بھارے ھُو

باھُو باجھ مویاں نہیں حاصل تھیندا توڑے لکھاں سانگ اتارے ھُو

تسبیح داتوں کسی ہویوں

ت تسبیح داتوں کسی ہویوں ماریں دم ولیاں ھُو
دل دا منکا اک نہ پھیریں گانج پائیں پنج دیساں ھُو
دین گیاں گل گھوٹو آوے لین گیا تشبیہاں ھُو
پتھر چیت جنہاں دا باھُو اوتھے ضائع وساں میہاں ھُو



توں وی جاگ نہ جاگ فقیرا

ت توں وی جاگ نہ جاگ فقیرا انت نوں لور جگایا ھُو
اکھیں میٹیاں نہ دل جاگے جاگے جاں مطلب پایا ھُو
ایہہ نقطہ جد پختہ کیتا تاں ظاہر آکھ سنایا ھُو
باھُو میں تاں بھلی ویندی مرشد راہ ویکھایا ھُو

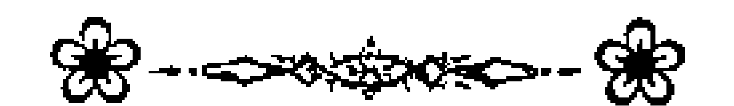
تسبیح پھری تے دل نہیں پھریا

ت تسبیح پھری تے دل نہیں پھریا کی لیناں تسبیح پھڑ کے ھُو

علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لیناں علم نوں پڑھ کے ھُو

چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لیناں چلیاں وڑ کے ھُو

جاگ بناں دُدھ جمدے ناہیں بھانویں لال ہوون کڑھ کڑھ کے ھُو



(ث)

ثابت صدق تے قدم اگیرے

ث- ثابت صدق تے قدم اگیرے تاہیں رب لبھیوے ھُو

لوں لوں دے وچ ذکر اللہ داہر دم پیا پڑھیوے ھُو

ظاہر باطن عین عیانی ہو ہو پیا سنیوے ھُو

نام فقیر تنہاں دا باھُو قبر جنہاں دی جیوے ھُو

ثابت عشق تنہاں نے لدھا

ث ثابت عشق تنہاں نے لدھا جنہاں ترٹی چوڑ چا کیتی ھُو

نہ اوہ صوفی نہ اوہ بھنگی ناں سجدہ کرن مسیتی ھُو

خالص نیل پرانے اتے نہیں چڑھدا رنگ مجیٹھی ھُو

قاضی آن شرع دل باھُو کدی عشق نماز نہ نیتی ھُو



(ج)

جو دل منگے ہووے ناہیں

ج۔ جو دل منگے ہو دے ناہیں ہودن گیہ پریرے ھُو

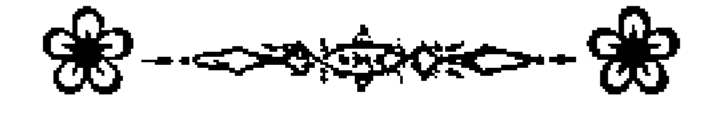
دوست نہ دیوے دل دا دارو عشق نہ واگاں پھیرے ھُو

اس میدان محبت والے ملن تاء ترکھیڑے ھُو

میں قربان تنہاں تھیں باھُو جنہاں رکھیا قدم اگیرے ھُو

جے چاہیں وحدت رب دی

ج جے چاہیں وحدت رب دی مل مرشد دیاں تلیاں ھُو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گل تھیون سب کلیاں ھُو
انہاں کلیاں وچوں اِک لالہ ہوسی گل نازک کل پھلیاں ھُو
دو ہیں جہانیں مٹھے باھُو جنہاں سنگ کیتا دو ولیاں ھُو



جس الف مطالبہ کیتا

ج جس الف مطالبہ کیتا "بے" دا باب نہ پڑھدا ھُو
چھوڑ صفاتی لدھوس ذاتی اوہ عامی دور چا کردا ھُو
نفس امارہ کترڈا جانے ناز نیاز دھردا ھُو
کیا پرواہ تنہاں نوں باھُو جنہاں گھاڑ نہ لدھا گھر دا ھُو

جیں دل عشق خرید نہ کیتا

ج جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل بخت نہ بختی ھُو
استاد ازل دے سبق پڑھایا ہتھ دتیں دل دی تختی ھُو
برسر آئیاں دم نہ ماریں جاں سر آوے سختی ھُو
پڑھ توحید تھیوسی واصل باھُو سبق پڑھیوے وقتی ھُو



جیں دل عشق خرید نہ کیتا

ج جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل درد نہ پھٹی ھُو
جیں دل عشق حضور نہ منگیا سو درگاہوں سٹی ھُو
اس دل تھیں سنگ پتھر چنگے جو دل غفلت رتی ھُو
ملیا دوست باھُو نہ انہاں جنہاں کیتی چوڑ تر ٹی ھُو

جو پاکی بن پاک ماہی دے

جو پاکی بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ھُو
ہک بت خانے جا واصل ہوئے ہک خالی رہے مسیتی ھُو
عشق دی بازی جنہاں لیتی سر دیندیاں ڈھل نہ کیتی ھُو
ہرگز دوست نہ ملیا انہاں باھُو جنہاں ترٹی چوڑ نہ کیتی ھُو



جیں دل عشق خرید نہ کیتا

ج جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل درد نہ دانے ھُو
خسرے خنثے ہر کوئی آکھے کوئی نہ کہے مردانے ھُو
گلیاں دے وچ پھرن ہر ویلے جیوں جنگل ڈھور دیوانے ھُو!
باھو مرد نامرد تداہیں کھلسن جد عاشق نبھسن گانے ھُو

جتھے رتی عشق وکاوے اوتھے

ج جتھے رتی عشق وکاوے اوتھے مول ایمان نہ دیوے ھُو

کتب کتاباں ورد وظیفے ایہہ بھی او تر کچیوے ھُو

باہجھوں مرشد کجھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ھُو

مریئے مرن تھیں اگے باھُو تاں رب حاصل تھیوے ھُو



جنگل دے وچ شیر مریلا

ج۔ جنگل دے وچ شیر مریلا باز پوے وچ گھر دے ھُو

عشق جیہا اشرف نہ کوئی کوئی نہ چھڈے وچ زردے ھُو

عاشقاں نیند بھکھ نہ کائی عاشق مول نہ مردے ھُو

عاشق جیندے تداں ڈٹھوسے باھُو جداں صاحب لگے سر دھردے ھُو

جہاں عشق حقیقی پایا

ج - جہاں عشق حقیقی پایا موہوں نہ کجھ الاون ھُو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشہ دم نوں قید لگاون ھُو
سری، روحی، قلبی، صوری اخفی، خفی کہاون ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جیہڑے اِکس نگاہ جگاون ھُو



جیں دن دامیں درتینڈ ے

ج جیں دن دامیں درتینڈ ے تے سجدہ صحیح ونج کیتا ھُو
اس دن دا سر فدا تھائیں میں بیا دربار نہ لیتا ھُو
سر دیون سرّ آکھن ناہیں اساں شوق پیالہ پیتا ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جنہاں عشق سلامت کیتا ھُو

جیوندے کی جانن سار مویاں دی

ج۔ جیوندے کی جانن سار مویاں دی سو جانے جو مردا ھُو
قبراں دے وچ ان نہ پانی اوتھے خرچ لوڑیندا گھر دا ھُو
اک وچھوڑا ماں پیو بھائیاں دوجا عذاب قبر دا ھُو
ایمان سلامت تس دا باھُو جیہڑا ربّ اگے سر دھردا ھُو

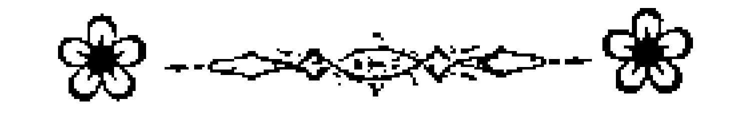


جنہاں شوہ الف تھیں پایا

ج۔ جنہاں شوہ الف تھیں پایا اوہ پھر قرآن نہ پڑھدے ھُو
اوہ مارن دم محبت والا دور ہویو تے پردے ھُو
دوزخ بہشت غلام تنہا ندے چا کیتو نے بردے ھُو
میں قربان تنہا ندے باھُو جیہڑے وحدت دے وچ وڑدے ھُو

جب لگ خودی کریں

ج جب لگ خودی کریں خود نفسوں تب لگ رب نہ پاویں ھُو
شرط فناہ نوں جانیں ناہیں تے اسم فقیر رکھاویں ھُو
موئے باجھ نہ سوہندی الفی اینویں گل وچ پاویں ھُو!
تدوں نام فقیر ہے سوہندا باھُو جے جیوندیاں مرجاویں ھُو



جو دم غافل سو دم کافر

ج جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہہ پڑھایا ھُو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا ول لایا ھُو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ھُو
مرن تھیں مر گئے اگے باھُو تاں مطلب نوں پایا ھُو

جیوندیاں مر رہناں ہووے

ج جیوندیاں مر رہناں ہووے تاں ویس فقیراں بہیئے ھُو

جے کوئی سٹے گدڑ کوڑا وانگ اوروڑی رہیئے ھُو

جے کوئی کڈھے گاہلاں مہناں اُس نوں جی جی کہیئے ھُو

گلہ الاہناں بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیئے ھُو

قادر دے ہتھ ڈور اساڈی باھُو جیوں رکھے تیوں رہیئے ھُو



جے کر دین علم وچ ہوندا

ج جے کر دین علم وچ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ھُو

اٹھارہ ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسین دے مردے ھُو

جے کجھ ملاحظہ سرور دا کردے تاں خیمے تنبو کیوں سڑدے ھُو

جے کر من دے بیعت رسولی تاں پانی بند کیوں کردے ھُو

پر صادق دین تنہاں دے باھُو سر قربانی کردے ھُو

جد دا مرشد کاسہ دِتا

ج - جد دا مرشد کاسہ دِتا تد دی بے پرواہی ھُو
کی ہویا جے راتیں جاگے جے مرشد جاگ نہ لائی ھُو
راتیں جاگیں تے کریں عبادت دینہہ نندیا کریں پرائی ھُو
کوڑا تخت دنیا دا باھُو تے فقر سچی بادشاہی ھُو

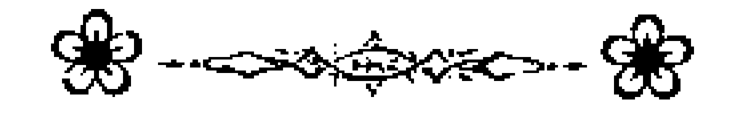


جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا

ج جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا ملدا ڈڈواں مچھیاں ھُو
جے رب ملدا مون منایاں ملدا بھیڈاں سسیاں ھُو
جے رب جتیاں ستیاں ملدا ڈانڈاں خصیاں ھُو
رب اُنہاں نوں ملدا باھُو نیتاں جنہاں نیتاں اچھیاں ھُو

جل جلیندے جنگل بھوندے

ج۔ جل جلیندے جنگل بھوندے ہکا' گل نہ پکی ھُو
چلیئے مکے حج گزارن دِلدی ڈور نہ ڈکی ھُو
تریہے روزے پنج نمازاں ایہہ بھی پڑھ پڑھ تھکی ھُو
سبھے مراداں حاصل ہوئیاں نظر مہردی تھکی ھُو

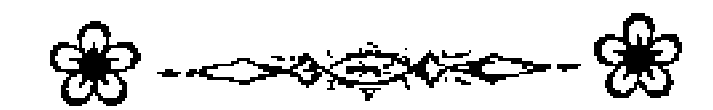


جاں جاں ذات نہ تھیوے باھُو

ج جاں جاں ذات نہ تھیوے باھُو تاں کم ذات سدیوے ھُو
ذاتی نال صفاتی ناہیں تاں تاں حق لبھیوے ھُو
اندر بھی ہو باہر بھی ہو باھُو کتھے لبھیوے ھُو
جس اندر حب دنیا باھُو اوہ فقیر نہ تھیوے ھُو

جس دل اسم اللہ دا چمکے

ج جس دل اسم اللہ دا چمکے عشق بھی کردا ہلے ھُو
بھا کستوری چھپدے ناہیں وے رکھیئے سے پلے ھُو!
انگلیں پچھے ویہہ ناہیں چھپدے دریا رہندے ٹھلے ھُو!
اسیں اوسے وچ اوہ وچ باھُو یاراں یار سولے ھُو



(چ)

چڑھ چناں توں کر روشنائی

چ- چڑھ چناں توں کر روشنائی تارے ذکر کریہن بہتیرا ھُو
تیرے جیہے چن کئی سے چڑھدے سانوں سجناں باجھ اندھیرا ھُو
جتھے چن اساڈا چڑھدا اوتھے قدر نہیں کجھ تیرا ھُو
جس دے کارن اساں جنم گوایا باھُو یار میلیسی اکویرا ھُو

چڑھ چناں توں کر روشنائی

چ- چڑھ چناں توں کر روشنائی تے ذکر کریندے تارے ھُو
گلیاں وچ پھرن نمانے لعلاں دے ونجارے ھُو
شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں تے بھارے ھُو
تاڑی مار اڈاوَ نہ باھُو اسیں آپے اڈن ہارے ھُو



(ح)

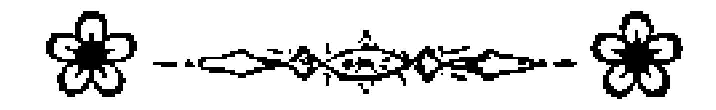
حافظ حفظ کر کرن تکبر

ح - حافظ حفظ کر کرن تکبر کرن ملاّں وڈیائی ھُو
ساون ماہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ھُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اتھے پڑھن کلام سوائی ھُو
اوہ دوہیں جہانیں مٹھے باھُو جنہاں کھادی ویچ کمائی ھُو

(خ)

خام کی جانن سار فقر دی

خ۔ خام کی جانن سار فقر دی جیہڑے محرم ناہیں دل دے ھُو
آپ مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی بھانڈے گل دے ھُو
قدر کی جانن لعل جواہراں جو سوداگر بل دے ھُو
ایمان سلامت سوئی دیس باھُو جیہڑے فقیراں ملدے ھُو



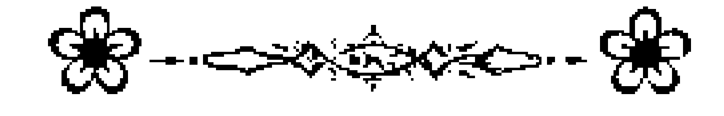
(د)

دردمنداں دے خون جو پینداں

د۔ دردمنداں دے خون جو پینداں کوئی برہوں باز مریلا ھُو
چھاتی دے وچ کیتوس ڈیرا جیوں شیر بیٹھا مل بیلا ھُو
ہاتھی مست سند ہوری وانگوں کردا پیلا پیلا ھُو
اس پیلے دا وسواس نہ باھُو اس بن ہووے نہ میلا ھُو

دل دریا سمندروں ڈوہنگا

د- دل دریا سمندروں ڈوہنگا کون دِلاں دیاں جانے ھُو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے وِچے ونجھ موہانے ھُو
چوداں طبق دلے دے اندر تنبو وانگن تانے ھُو
جو دل دا محرم ہووے باھُو سویو رب پچھانے ھُو



دلے وچ دل جو آکھیں

د - دلے وچ دل جو آکھیں سو دل دور دلیلوں ھُو
دل دا دور اگوہاں کیجے کثرت کنوں قلیلوں ھُو
قلب کمال جمالوں جسموں جوہر جاہ جلیلوں ھُو
قبلہ قلب منور ہویا باھُو خلوت خاص خلیلوں ھُو

دین تے دنیا دونویں بھیناں

د۔ دین تے دنیا دونویں بھیناں تینوں عقل نہیں سمجھیندا ھُو
دونوں وچ نکاح ہکی دے شرع نہیں فرمیندا ھُو
جیویں اگ تے پانی تھاں اکی وچ واسا نہیں کریندا ھُو
دوہیں جہانیں سو یو مٹھے باھُو جیہڑا دعویٰ کوڑ کریندا ھُو

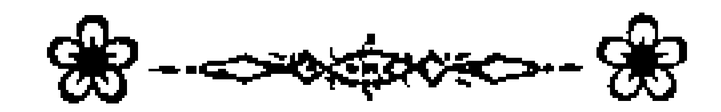


دنیا دن گھر منافق

د ۔ دنیا دن گھر منافق یا گھر کافر سوہندی ھُو
نقش نگار کرے جیوں کردی عورت سو مونھ سویندی ھُو
بجلی وانگوں کرے لشکارے سر دے اتوں جھوندی ھُو
حضرت عیسیٰ دی سل وانگوں باھُو دیندیاں راہ کوہیندی ھُو

دلے وچ دل جو آکھیں

د - دلے وچ دل جو آکھیں سو دل دور دلیلوں ھُو
دل دا دور اگوہاں کیجے کثرت کنوں قلیلوں ھُو
قلب کمال جمالوں جسموں جوہر جاہ جلیلوں ھُو
قبلہ قلب منور ہو یا باھُو خلوت خاص خلیلوں ھُو



دل دریا سمندروں ڈوہنگا

د - دل دریا سمندروں ڈوہنگا غوطہ مار غواصی ھُو
جیں دریا وچ نوش نہ کیتا رہسی جان پیاسی ھُو
ہر دم نال اللہ دے رکھن ذکر فکر کی آسی ھُو
اس مرشد تھیں زن بہتر باھُو جو فند فریب لباسی ھُو

دل کالے کنوں منہ کالا چنگا

د-دل کالے کنوں منہ کالا چنگا جے کوئی اُسنوں جانے ھُو
منہ کالا دل اچھا ہووے تاں دل یار پچھانے ھُو
ایہہ دل یار دے پچھے ہووے متاں یار دی کدے پچھانے ھُو
باھُو سے عالم چھوڑ مسیتاں نٹھے جد لگے نے دل ٹکانے ھُو



دل تے دفتر وحدت والا

د دل تے دفتر وحدت والا دائم کرے مطالعہ ھُو
ساری عمراں پڑھدیاں گزری جھلاندے وچ جالیہ ھُو
اکو اسم اللہ دا ویکھیں اپنا سبق مطالعہ ھُو
دوہیں جہاں غلام تھیندے باھُو جیں دل اللہ سمجھائیہ ھُو

درد منداں دے دھوئیں دُھکدے

د دردمنداں دے دھوئیں دُھکدے ڈردا کوئی نہ سیکے ھُو
انہاں دھواندے تا تکھڑے محرم ہووے تاں سیکے ھُو
دھروہ شمشیر کھلا سر اُتے ترس پوے تا تھیکے ھُو
سر پر باھُو تدھ سا ہورے ونجاں سدا نہ رہنا پیکے ھُو

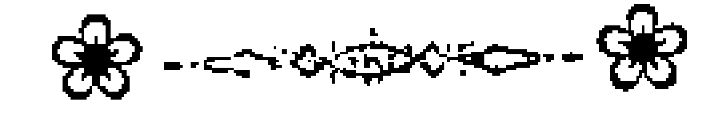


درد منداں دیاں آہیں کولوں

د- دردمنداں دیاں آہیں کولوں پہاڑ پتھر دے جھڑدے ھُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں بھج ناگ زمین وچ وڑ دے ھُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں اسمانوں تارے جھڑدے ھُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں باھُو عاشق مول نہ ڈردے ھُو

دنیا ڈھونڈن والے کتے

د دنیا ڈھونڈن والے کتے در در پھرن حیرانی ھُو
ہڈی اتے ہوڑ تنہاندی لڑدیاں عمر وہانی ھُو
عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیون لوڑن پانی ھُو
باہجھوں ذکر ربّ دے باھُو کوڑی رام کہانی ھُو

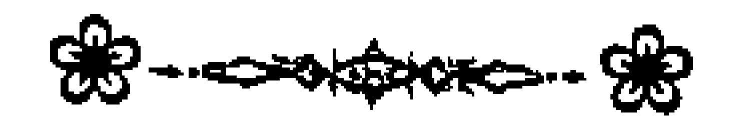


دل دریا خواجہ دیاں لہراں

د دل دریا خواجہ دیاں لہراں گھمن گھیر ہزاراں ھُو
ذہن دلیلاں وچ فکر دے بے انت بے شماراں ھُو
اِک پردیسی دو جانیوں لگا سوتر یجانے سمجھے دیاں ماراں ھُو
حسن کھیڈن سب بھلیا باھُو حد عشق چونگھایاں دھاراں ھُو

دردا اندر دا اندر ساڑے

د درد اندر دا اندر ساڑے باہر کراں تاں گھائل ھُو
حال اسا ڈا کیویں اوہ جانن جو دنیا تے مائل ھُو
بحر سمندر عشقے والا ہر دم رہندا حائل ھُو
پہنچ حضور اساں نہ باھُو اساں نام تیرے دے سائل ھُو

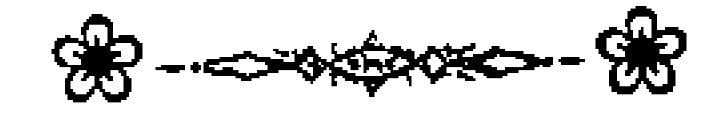


دودھ تے دہی ہر کوئی رِڑکے

د دودھ تے دہی ہر کوئی رِڑکے عاشق بھا رڑکیندے ھُو
تن چٹورا من مندھانی، آہیں نال ہلیندے ھُو
دکھاندا نیترا کڈھے لسکارے غماں دا پانی پیندے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جیہڑے ہڈاں توں مکھن کڈھیندے ھُو

دلیلاں چھوڑ وجودوں

د - دلیلاں چھوڑ وجودوں ہشیار فقیرا ھُو
بنھ توکل پنچھی اڈ دے پلے خرچ نہ زیرا ھُو
روزی روز اڈ کھاون ہمیشہ نہ کردے نال ذخیرہ ھُو
مولا رزق پچاوے باھُو جو پتھر وچ کیڑا ھُو



دل بازار تے منہ دروازہ

د دل بازار تے منہ دروازہ سینہ شہر ڈسیندا ھُو
روح سوداگر نفس ہے رہزن حق داراہ مریندا ھُو
جاں توڑی ایہہ نفس نہ ماریں تاں ایہہ وقت کھڑیندا ھُو
کردا ضائع ویلا باھُو جاں نوں تاک مریندا ھُو

(ذ)

ذاتے نال نہ ذاتی رلیا

ذ۔ ذاتے نال نہ ذاتی رلیا سو کذاب سدیوے ھُو
نفس کتے نوں بنھ کراہاں چا قیما قیم کچیوے ھُو
ذات صفاتوں مہنہ آوے جداں ذاتی شوق نہ پیوے ھُو
تے نام فقیر تنہاں کے باھُو قبر جنہاں دی جیوے ھُو



ذکر فکر سب ارے اریرے

ذ۔ ذکر فکر سب ارے اریرے جاں جان فدا نہ فانی ھُو
فدا فانی تنہاں حاصل ہووے جیہڑے وسن لامکانی ھُو
فدا فانی اونہاں نوں ہویا جنہاں چکھی عشق دی کانی ھُو
باھُو ھُو دا ذکر سڑیندا ہر دم یار نہ ملیا جانی ھُو

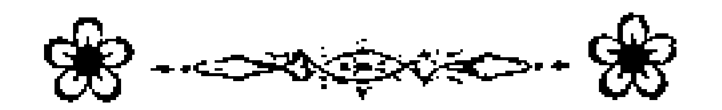
ذکر کنوں کر فکر ہمیشہ

ذ - ذکر کنوں کر فکر ہمیشہ ایہہ لفظ تکھا تلواروں ھُو

کڈھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسراروں ھُو

فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے پٹے مُڈھ پہاڑوں ھُو

حق دا کلمہ آکھیں باھُو رب رکھے فکر دی ماروں ھُو



(ر)

راہ فقر دا پرے پریرے

ر راہ فقر دا پرے پریرے اوڑک کوئی نہ دسے ھُو

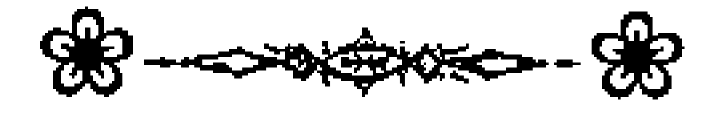
ناں اوتھے علم نہ پڑھن پڑھاون نہ اوتھے مسئلے قصے ھُو

ایہہ دنیا بت پرستی مت کوئی اس تے دِسے ھُو

موت فقیری جیں سر آوے باھُو حلم ہووے تسے ھُو

راتیں رتی خواب نہ آوے

ر راتیں رتی خواب نہ آوے دیہاں بہت حیرانی ھُو
عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ھُو
کر عبادت کجھ حاصل تھیوے اینویں ضائع گی جوانی ھُو
حق حضور تنہاں نوں باھُو جنہاں ملیا ویر جیلانی ھُو



روزے نفل نمازاں تقوے

ر ۔ روزے نفل نمازاں تقوے سبھے کم حیرانی ھُو
انہیں گلیں رب حاصل ناہیں خود خوانی خود دانی ھُو
ہمیش قدیم جلیندا ملیو' سوبار' یارا نہ جانی ھُو
ورد وظیفے تھیں چھٹ رہسی باھُو جدھو رہسی فانی ھُو

راتیں نین رت ہنجوں رووَن

ر راتیں نین رت ہنجوں رووَن تے دہیاں غمزہ غم دا ھُو
پڑھ توحید وڑیا تن اندر سکھ آرام نہ سم دا ھُو
سر سولی تے چا ٹنگیو تے ایہہ راز پرم دا ھُو
سدا ہو کو ہیوے باھُو قطرہ رہے نہ غم دا ھُو

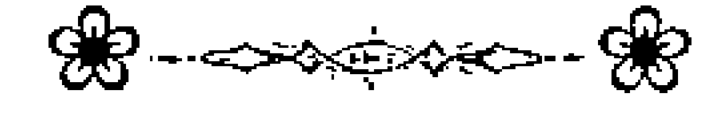


رات اندھیری کالی دے وچ

ر رات اندھیری کالی دے وچ عشق چراغ کریندا ھُو
جنیدی سِک کنوں دل نیویں توڑے نہیں آواز سناندا ھُو
اوجھڑ جھل تے مارو بیلے اوتھے دم دم خوف شینہاں ندا ھُو
تھل جل جنگل گئے جھگیندے باھُو کامل نیہ جہاندا ھُو

راہ فقر دا تدلدھوسی

ر راہ فقر دا تدلدھوسی جد ہتھ پھڑیوسی کاسہ ھُو
تارک دنیا توں تداں تھیوسیں جد فقر ملیوسی خاصہ ھُو
دریا وحدت دانوش کیتوس اجاں بھی جی پیاسہ ھُو
راہ فقیری رت ہنجوں روون باھُو لوکاں بھانے ہاسہ ھُو

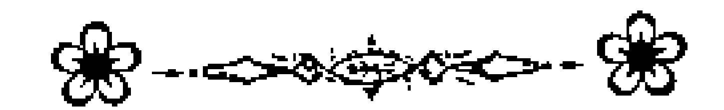


راتیں خواب نہ انہاں ہرگز

راتیں خواب نہ انہاں ہرگز جیہڑے اللہ والے ھُو
باغاں والے بوٹے وانگوں طالب نت سنبھالے ھُو
نال نظارے رحمت والے کھڑے حضوروں پالے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جو گھر بیٹھیاں یار وکھالے ھُو

رحمت اس گھر وچ وسے

ر رحمت اس گھر وچ وسے جتھے بلدے دیوے ھُو
عشق ہوائی چڑھ گئے فلک تے کتھے جہاز گھتیوے ھُو
عقل فکر دی بیڑی اوتھے پہلے پور ڈبیوے ھُو
ہر جا جانی وسے باھُو کت دل نظر کچیوے ھُو



(ز)

زبانی کلمہ ہر کوئی آکھے

ز۔ زبانی کلمہ ہر کوئی آکھے دل دا پڑھدا کوئی ھُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیے اوتھے جیبے ملے نہ ڈھوئی ھُو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار کلوئی ھُو
کلمہ یار پڑھایا باھُو میں سدا سہاگن ہوئی ھُو

زاہد زہد کریندے

ز زاہد زہد کریندے تھکے روزے نفل نمازاں ھُو
عاشق غرق ہوئے وچ وحدت اللہ نال محبت رازاں ھُو
جیہڑی مکھی قید شہد وچ ہوئی کی اڈسی نال شہبازاں ھُو
جنہاں مجلس نال نبی دے باھُو اوہ صاحب راز نیازاں ھُو



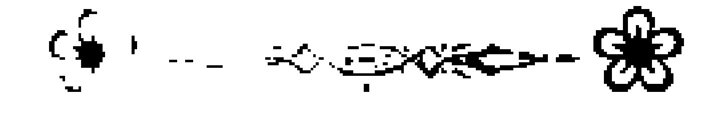
(س)

سوز کنوں تن سڑیا سارا

س سوز کنوں تن سڑیا سارا میں تے دکھاں ڈیرے لائے ھُو
کوئل وانگ کوکیندی وتاں مولیٰ مینہ وسائے ھُو
بول پپیہا رُت ساون آئی ناونجن دن اضائعے ھُو
ثابت قدم تے قدم اگوہاں باھُو تھیوں ایہہ گل یار ولائے ھُو

سے روزے سے نفل نمازاں

س- سے روزے سے نفل نمازاں سے سجدے کر کر تھکے ھُو
سے واری مکے حج گزارن دل دی ڈور نہ مکے ھُو
چلے چلیئے جنگل بھونا اس گل تھیں نہ پکے ھُو
سب مطلب حاصل ہوندے باھُو جد پیر نظر اک تکے ھُو

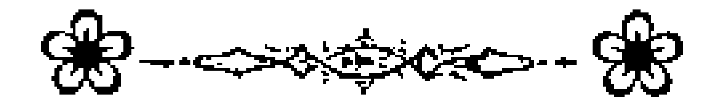


سبق صفاتی سوئی پڑھدے

س- سبق صفاتی سوئی پڑھدے جو وت ہینے ذاتی ھُو
علموں علم انہاں نوں ہویا اصلی تے اثباتی ھُو
نال محبت نفس کُٹھونے کڈھ قضا دی کاتی ھُو
پر باھُو بہرہ خاص انہاں نوں جہاں لدھا آب حیاتی ھُو

سب تعریف کو بشر کردے

س سب تعریف کو بشر کردے کارن دربحر دے ھُو
شش فلک تے شش زمیناں شش پانی اتے تردے ھُو
چھیاں حرفاں دے سخن اٹھاراں اوتھے دو دو معنی دھردے ھُو
پر حضرت باھُو حق پچھانیوں ناہیں پہلے حرف سطر دے ھُو

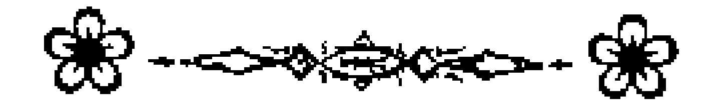


سن فریاد پیراں دیا پیرا

س سن فریاد پیراں دیا پیرا میں آکھ سناواں کینوں ھُو
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ھُو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے درتوں دھک نہ مینوں ھُو
میں وچ ایڈ گناہ نہ ہوندے باھُو توں بخشیندوں کینوں ھُو

سن فریاد پیراں دیا پیرا

س۔ سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ھُو
میرا بیڑا اڑیا وچ کپر اندے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ھُو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ھُو
پیر جنہاں دا میراں باھُو سوئی کدھی لگدے تر کے ھُو



سَے ہزار تہاں توں صدقے

س۔ سَے ہزار تہاں توں صدقے جو بولن نہ پھکا ھُو
لکھ ہزار تہاں نوں صدقے گل کردے جو ہکا ھُو
لکھ کروڑ تنہا توں صدقے نفس رکھن جھکا ھُو
نیل پدم تہاں توں صدقے باھُو [illegible]ن سداون [illegible]کا ھُو

سینے وچ مقام ہے کیہندا

س سینے وچ مقام ہے کیہندا سانوں مرشد گل سمجھائی ھُو
ایہو ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کائی ھُو
اس نوں آکھن اسم الاعظم ایہو سرّ الٰہی ھُو
ایہو موت حیاتی باھُو ایہو بھیت الٰہی ھُو



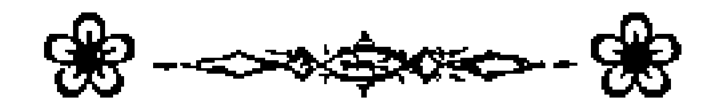
(ش)

شور شہر تے رحمت وَسے

ش شور شہر تے رحمت وسے جتھے باھُو جالے ھُو
باغباناں دے بوٹے وانگوں طالب نت سمہالے ھُو
نال نظارے رحمت والے کھڑا حضوروں پالے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جیہڑا گھر وچ یار وکھالے ھُو

شروع دے دروازے اُچے

ش شروع دے دروازے اچے راہ فقر دی موری ھُو
عالم فاضل دین نہ لنگھن دیندے جو لنگھے سو چوری ھُو
پٹ پٹ اِٹاں وٹّے مارن درد منداں دے کھوری ھُو
راز ماہی دا جانن عاشق باھُو کی جانن لوک اتھوری ھُو



(ص)

صفت ثنائیں مول نہ پڑھدے

ص صفت ثنائیں مول نہ پڑھدے جو جاپہتے وچ ذاتی ھُو
علم وعمل انہاں وچ ہووے جیہڑے اصلی تے اثباتی ھُو
نال محبت نفس کٹھونے گھن رضادی کاتی ھُو
چوداں طبق دلے دے اندر باھُو پا اندر دی جھاتی ھُو

صورت نفس امارہ دی کوکی

ص صورت نفس امارہ دی کوکی کتا گل ہو نہالا ھُو
کوہے نوکے لہو پیوے کھاندا چرب نوالا ھُو
کھبے پاسیوں اندر بیٹھا دل تے نال سنبھالا ھُو
ایہہ بدبخت ہے بھکھا باھُو اللہ کرسی ٹالا ھُو



(ض)

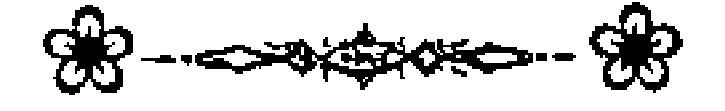
ضروری نفس کتے نوں قیما

ض ۔ ضروری نفس کتے نوں قیما قیم کچیوے ھُو
نال محبت ذکر اللہ دا دم دم پیا پڑھیوے ھُو
ذکر کنوں حق حاصل ہوندا ذات و ذات دسیوے ھُو
دوئیں جہان غلام تنہاندے باھُو جنہاں ذات لھبیوے ھُو

(ط)

طالب غوث الاعظم والے

ط طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ھُو
جیندے اندر عشق دی رتی رہن سدا کرلاندے ھُو
جینوں شوق ملن دا ہووے لے خوشیاں نت آندے ھُو
دوہیں جہان نصیب تنہاندے باھُو جیہڑے ذاتی اسم کماندے ھُو



طالب بن کے طالب ہوویں

ط طالب بن کے طالب ہوویں اوسے نوں پیا گانویں ھُو
سچا لڑ ہادی دا پھڑ کے اوہو توں ہو جاویں ھُو
کلمے داتوں ذکر کماویں کلمے دے نال نہاویں ھُو
اللہ تینوں پاک کریسی باھُو جے ذاتی اسم کماویں ھُو

(ظ)

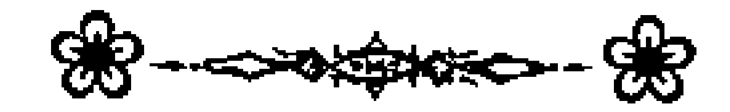
ظاہر ویکھاں جانی تائیں

ظ ظاہر ویکھاں جانی تائیں تے نالے اندر سینے ھُو

برہوں ماری میں نت پھراں مینوں ہسن لوگ نا بینے ھُو

میں دل وچوں ہے شوہ پایا لوگ جاون مکے مدینے ھُو

کہے فقیر میراں دا باھُو سب دلاں وچ خزینے ھُو



(ع)

عشق سمندر چڑھ گیا

ع عشق سمندر چڑھ گیا فلک تے کتوں جہاز کچیوے ھُو

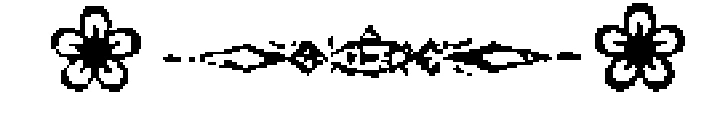
عقل فکر دی ڈونڈی نوں جا پہلے پور بوڑیوے ھُو

کڑکن کپڑ پون مہراں جد وحدت وچ ڈریوے ھُو

جس مرنے تھیں خلقت ڈردی باھُو عشق مرے تاں جیوے ھُو

عشق مؤذن دتیاں بانگاں

ع عشق مؤذن دتیاں بانگاں کنیں بلبل پیوسی ھُو
خون جگر دا کڈھ کراہاں وضو صاف کیتوسی ھُو
س تکبیر فنائے والی مرن محال تھیوسی ھُو
پڑھ تکبیر تھیوسی واصل باھُو تاہیں شکر کیتوسی ھُو



عاشق پڑھن نماز پرم دی

ع عاشق پڑھن نماز پرم دی جیں وچ حرف نہ کوئی ھُو
جیہاں کیہا نیت نہ سکے اوتھے دردمنداں دی ڈھوئی ھُو
اکھیں نیر تے خون جگر دا اوتھے وضو پاک کریوئی ھُو
جیھ نہ ہلے تے ہوٹھ نہ پھڑکن باھُو خاص نمازی سوئی ھُو

علمے باہجھ کوئی فقیر کماوے

ع علمے باہجھ کوئی فقیر کماوے کافر مرے دیوانہ ھُو
سے ورہیاں دی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ھُو
غفلت کنوں نہ کھلسن پردے دل جاہل بت خانہ ھُو
میں قربان تنہاں دے باھُو جنہاں ملیا یار یگانہ ھُو

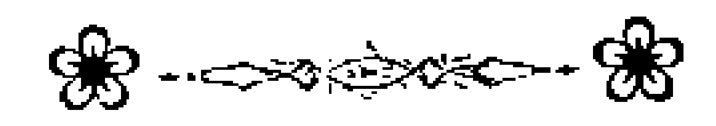


عاشق ہوویں تے عشق کماویں

ع عاشق ہوویں تے عشق کماویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں ھُو
لکھ لکھ بدیاں ہزار الاہمے کر جانیں باغ بہاراں ھُو
منصور جیہے چک سولی دتے جیہڑے واقف کل اسراراں ھُو
سجدیوں سر نہ چاہئے باھُو توڑے کافر کہن ہزاراں ھُو

عاشق عشق ماہی دے کولوں

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں کدی نہ تھیندے واندے ھُو
نیند حرام تنہاں تے ہوئی جیہڑے ذاتی اسم کماندے ھُو
ہک پل مول آرام نہ آوے دن رات پھرن کرلاندے ھُو
جنہاں الف صحیح کر پڑھیا باھُو واہ نصیب تنہاندے ھُو

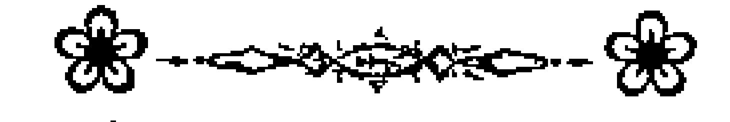


عاشق عشق ماہی دے کولوں

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھرن ہمیشہ کھیوے ھُو
جنہے جیندیاں جان ماہی نوں دتی اوہ دوہیں جہانیں جیوے ھُو
شمع چراغ نت روشن جاگن سے کیوں بالن ھُو
عقل فکر دی پہنچ نہ باھُو اوتھے قیما فہم کچیوے ھُو

عاشق سوئی حقیقی جیہڑا

ع عاشق سوئی حقیقی جیہڑا قتل معشوق دے منّے ھُو
عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تلواراں کھنّے ھُو
جتوں ویکھے راز ماہی دے لگے اوسے بنّے ھُو
سچا عشق حسینؓ علیؓ دا باھُو سر دیوے راز نہ بھنّے ھُو



عاشق دم موم برابر

ع عاشق دم موم برابر معشوقاں دل کالے ھُو
طمع دے کے تُر تُر تکے جیوں بازاں دے چالے ھُو
باز بے چار کیونکر اڈے پیریں پیوس دیوالے ھُو
تے جیں دل خرید نہ کیتا باھُو گئے جہانوں خالے ھُو

عاشقاں ہکو وضو جو کیتا

ع عاشقاں ہکو وضو جو کیتا روز قیامت تائیں ھُو
وچ رکوع نماز سجودے رہندے سنج صباحیں ھُو
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں سب فقر دیاں جائیں ھُو
عرش کولوں سنے امنزل اگے باھُو ونج پیا کم تنہائیں ھُو



عشق دی بھاہ ہڈیاں دا بالن

ع عشق دی بھاہ ہڈیاں دا بالن عاشق بہہ سکیندے ھُو
گھت کے جان جگر وچ آرہ ویکھ کباب تلیندے ھُو
سرگردان پھرن ہر ویلے خون جگر دا پیندے ھُو
ہوئے ہزاراں عاشق باھُو پر عشق نصیب کہیندے ھُو

عشق دی بازی ہر جا کھیڈی

ع عشق دی بازی ہر جا کھیڈی شاہ گدا سلطاناں ھُو
عاقل فاضل تے عامل کامل کردا چا حیراناں ھُو
تنبو ٹھوک بیٹھا وچ دل دے چا ٹورس خلوت خاناں ھُو
عشق امیر فقیر منیندے باھُو دوجا کون بیگاناں ھُو



عشق حقیقی جنہاں پایا باھو

عشق حقیقی جنہاں پایا باھو ہون نہ کجھ الاون ھُو
دم دم دے وچ آکھن مولیٰ دل نوں قید لگاون ھُو
سہروردی قادری خفی حقانی سری ذکر کماون ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جیہڑے ہک نگاہ وچ آون ھُو

عشق دریا محبت دے وچ

ع عشق دریا محبت دے وچ تھی مردانے تریئے ھُو
جتھے لہر غضب دیاں ٹھاٹھاں پون قدم اٹھائیں دھریئے ھُو
اوجھڑ جھنگ بلائیں بیلے ویکھو ویکھ نہ وڑیئے ھُو
نام فقیر تدتھیندا باھُو وچ طلب دے مریئے ھُو

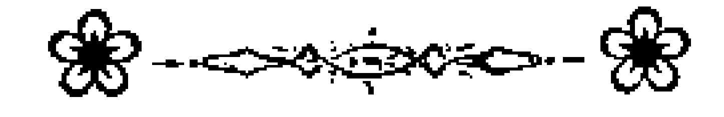


عشق ماہی دے لایاں اگیں

عشق ماہی دے لایاں اگیں انہاں لگیاں کون بجھاوے ھُو
میں کی جاناں ذات عشق دی کہٹی جیہڑا در در چا جھکاوے ھُو
نہ خود سوناں سوون دیوے ہتھوں ستیاں آن جگاوے ھُو
میں قربان تنہاں دے باھُو جیہڑا وچھڑے یار ملاوے ھُو

عشق دیاں اولیاں گلاں

ع عشق دیاں اولیاں گلاں جیہڑا شرع تھیں دور ہٹاوے ھُو
قاضی چھوڑ قضائیں جاون جنہاں عشق طمانچہ لاوے ھُو
لوک ایانیں متیں دیون عاشقاں مت نہ بھاوے ھُو
مڑن محال تنہاں نوں باھُو جنہاں صاحب آپ بلاوے ھُو



عشق شوہدے دل کھڑایا

ع۔ عشق شوہدے دل کھڑایا آپ بھی نالے کھڑیا ھُو
کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں سنگ محبوباں دے رلیا ھُو
عقل فکر دیاں سب بھل گیاں جداں عشقے نال ملیا ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جنہاں عشق جوانی چڑھیا ھُو

عشق اسانوں لسیاں جاتا

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا ہن لتھا آن مہاڑی ھُو
نہ سویں نہ سوون دیوے ہور ہیا بال رہاڑی ھُو
پوہ مانگھ منگے خربوزے میں کتھوں لیساں واڑی ھُو
عقل فکر دیاں سب بھل گیئاں باھُو جد عشق مچائی تاڑی ھُو

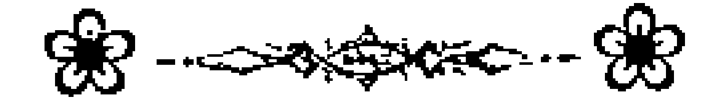


عقل فکر دی جا نہ کوئی

ع عقل فکر دی جا نہ کوئی جتھے وحدت سر سبحانی ھُو
نہ اوتھے ملاں پنڈت جوتشی نہ اوتھے علم قرآنی ھُو
جد اَحد اَحد وکھالی دِتی تاں کل ہووے فانی ھُو
علم تمام کیتو نے حاصل باھُو کتاباں ٹھپ آسمانی ھُو

عشق اسانوں لسیاں جاتا

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا کر کر آوے دھائی ھُو
جتول ویکھاں میتوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کائی ھُو
مرشد کامل ایسا ملیا جس دل دی تاکی لائی ھُو
میں قربان مرشد توں باھُو جس دسیا بھیت الٰہی ھُو



عشق اسانوں لسیاں جاتا

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا بیٹھا مار پتھلا ھُو
وچ جگردے سنھ چالائس کیتوس کم اولا ھُو
باہاں اندر وڑ کے جھاتی پائی ڈٹھا یار اکلا ھُو
باہجوں ملیاں مرشد کامل باھُو ہوندی نہیں تسلا ھُو

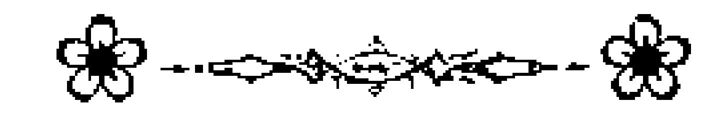
عشق چلایا طرف آسماناں

عشق چلایا طرف آسماناں فرشوں عرش وکھایا ھُو

رہ نی دنیا ٹھگ نہ سانوں ساڈا اگے جی گھبرایا ھُو

اسیں پردیسی ساڈا وطن دوراڈا اینویں کوڑا لالچ لایا ھُو

باھُو مرگئے جو مرنے تھیں پہلے تنہاں ہی ربّ نوں پایا ھُو



عشق جنہاں دے ہڈیں رچیا

ع عشق جنہاں دے ہڈیں رچیا اوہ پھردے چپ چپاتے ھُو

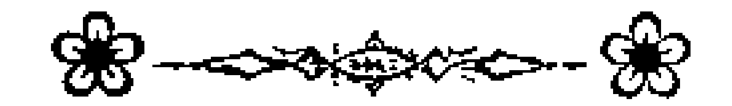
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں اوہ کردے گنگی باتے ھُو

اوہ کردے وضو اسم اعظم دا جیہڑے دریا وحدت وچ نہاتے ھُو

تد تھیں قبول نمازاں باھُو جد یاراں یار پچھاتے ھُو

عاشق نیک صلاحیں لگدے

ع عاشق نیک صلاحیں لگدے تاں کیوں اجاڑن گھرنوں ھُو
بال مواتا برہوں والا لاندے جاں جگر نوں ھُو
جان جہاں سب بھل گیونیں لوٹی ہوش صبرنوں ھُو
میں قربان تنہا توں باھُو جنہاں خون بخشیا دلبرنوں ھُو



(غ)

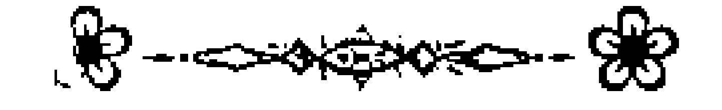
غوث قطب نے ارے اُریرے

غ۔ غوث قطب نے ارے اُریرے عاشق جان اگیرے ھُو
جیہڑی منزل عاشق پہنچے اوتھے غوث نہ پاندے پھیرے ھُو
عاشق وچ وصال دے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جنہاں ذاتوں ذات بسیرے ھُو

(ف)

فجریں ویلے وقت سویرے

ف فجریں ویلے وقت سویرے نت آن کرن مزدوری ھُو
کانواں الاّں ہکسے گلاں ترپجی رلی چنڈوری ھُو
مار چیہاں تے کرن مشقت پٹ پٹ کڈھن انگوری ھُو
ساری عمر پٹیند یاں گزری باھُو کدی نہ پیا پوری ھُو



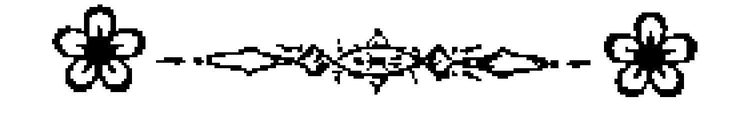
فکر کنوں کر ذکر ہمیشہ

ف۔ فکر کنوں کر ذکر ہمیشہ ایہہ لفظ تکھا تلواروں ھُو
ذکر سوئی جیہڑے ذکر کماون اک پلک نہ فارغ یاروں ھُو
عشق دا پٹیا کوئی نہ چھٹیا پٹ سٹیا مڈھ پہاڑوں ھُو
حق دا کلمہ باھُو عاشق پڑھدے ربار کھیں فقر دے ماروں ھُو

(ق)

قلب نہ ہلیا تاں کی ہویا

ق قلب نہ ہلیا تاں کی ہویا کیا ہویا ذکر زبانی ھُو
روحی ، قلبی ، خفی ، سری سبھے راہ حیرانی ھُو
شہ رگ تھیں نزدیک اوہ رہندا نہ ملیا جانی ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جیہڑے وسّن لامکانی ھُو



(ک)

کر محنت کجھ حاصل ہووے

ک کر محنت کجھ حاصل ہووے تینڈی عمراں چار دیہاڑے ھُو
تھی سوداگر کر لے سودا جاں جاں ہٹ ناں تاڑے ھُو
مت جانی دل ذوق منے موت مریندی دھاڑے ھُو
چوراں سادھاں رل پور بھریا باھُو رب پار سلامت چاہڑے ھُو

کلمے دے کل تداں پیاسی

ک کلمے دے کل تداں پیاسی جداں کل کلمے وچ کھولی ھُو
چوداں طبق کلمے دے اندر کی جانے خلقت بھولی ھُو
کلمہ عاشق اوتھے پڑھدے جتھے نور نبی دی ہولی ھُو
کلمہ پیر پڑھایا باھُوؒ جند جان اوسے تھیں گھولی ھُو

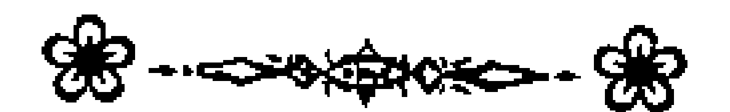


کر عبادت پچھوتاسیں

ک کر عبادت پچھوتاسیں تینڈی ضائع گئی جوانی ھُو
عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ھُو
راتیں رتی نیند نہ آوے دہیاں پھراں حیرانی ھُو
واہ نصیب تنہاں دے باھُو جنہاں ملیا پیر جیلانی ھُو

کلمے دی کل تداں پیاسی

ک کلمے دی کل تداں پیاسی جداں کلمے دل نوں پھڑیا ھُو
بے درداں نوں خبر نہ کوئی درد منداں گل مڑھیا ھُو
کفر اسلام دی کل تداں پیاسی جداں جھن جگر وڑیا ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جنہاں کلمہ صحیح کر پڑھیا ھُو



کُنْ فَیَکُوْن جدوں فرمایا

ک کُنْ فَیَکُوْن جدوں فرمایا اساں بھی کولے ہاسی ھُو
ہکے ذات صفات ربے دی آہی ہکے جگ وچ ڈھونڈ رہیاسی ھُو
ہکے تے لامکان اساڈا ہکے آن آن ستاں وچ پھاسی ھُو
پلیداں پلیتی کیتی باھُو کوئی اصل پلیدی ناسی ھُو

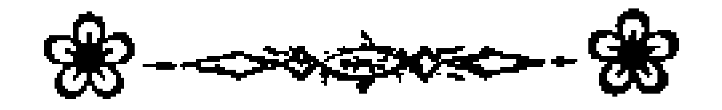
کیا ہویا بت دور گیاں

ک کیا ہویا بت دور گیاں دل ہرگز دور نہ تھیوے ھُو

سئیاں کوہاں تے میرا مرشد وسدا مینوں وچ حضور دسیوے ھُو

جیندے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ھُو

نام فقیر تنہاں دا باھُو قبر جنہاں دی جیوے ھُو



کوک دلامتاں رب سنے

ک۔ کوک دلامتاں رب سنے دردمنداں دیاں آہیں ھُو

سینہ میرا دردیں بھریا اندر بھڑکن بھاہیں ھُو

تیلاں باجھ نہ بلن مشالاں درداں باجھ نہ آہیں ھُو

آتش نال یرانہ لاکے باھُو پھرا وہ سڑن کہ ناہیں ھُو

کامل مرشد ایسا ہووے

ک۔ کامل مرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگ چھٹے ھُو

نال نگاہ دے پاک کریندا وچ سجی صابون نہ گھتے ھُو

میلیاں تھیں کر دیندا چٹا وچ ذرّہ میل نہ رکھے ھُو

سنیاں کوہاں تے مرشد وسدا وچ نگاہ دے رکھے ھُو

ایسا مرشد ہووے باھُو جیہڑا لوں لوں دے وچ وَسے ھُو



کلمے دی کل تداں پیسی

ک۔ کلمے دی کل تداں پیسی جد مرشد کلمہ دسیا ھُو

ساری عمر وچ کفر دے جالی بن مرشد دے دسیا ھُو

شاہ علی شیر بہادر وانگن کلمے وڈھ کفر نوں سٹیا ھُو

دل نوں صافی تاں ہووے باھُو جاں کلمہ لوں لوں ڈھ رسیا ھُو

کلمے نال میں نہاتی دھوتی

ک کلمے نال میں نہاتی دھوتی کلمے نال بیاہی ھُو
کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سہائی ھُو
کلمے نال بہشتیں جاناں کلمہ کرے صفائی ھُو
مڑن محال تنہاں نوں باھُو جنہاں صاحب آپ بلائی ھُو



کلمے لکھ کروڑاں تارے

ک کلمے لکھ کروڑاں تارے ولی کیتے سنے راہیں ھُو
کلمے نال بجھاوے دوزخ جتھے اگ بلے ازگاہیں ھُو
کلمے نال بہشتیں جاناں جتھے نعمت سنج صباحیں ھُو
کلمے جیہی کوئی نعمت نہ باھُو اندر دوہیں سراہیں ھُو

(گ)

گجھے سائے رب صاحب والے

گ گجھے سائے رب صاحب والے نہیں کجھ خبر اصل دی ھُو
گندم دانہ بہتا چگیا گل پئی ڈور ازل دی ھُو
پھاہی دے وچ میں پئی تڑفاں بلبل باغ مثل دی ھُو
غیر دے تھیں ست کے باھُو رکھیے آس فضل دی ھُو

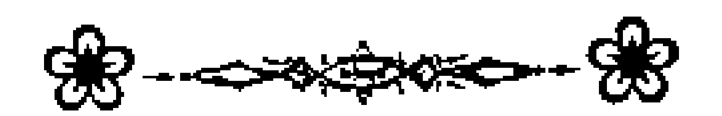


گند ظلمات اندھیر غباراں

گ گند ظلمات اندھیر غباراں اگے راہ نے خوف خطر دے ھُو
لکھ آب حیات منور چشمہ اوتھے سائے نے زلف عنبر دے ھُو
مثل سکندر ڈھونڈن عاشق اک پلک آرام نہ کردے ھُو
خضر نصیب جنہاندے طالع باھُو اوہ جا گھٹ اوتھے جا بھر دے ھُو

گودڑیاں وچ جال جھناں دی

گ گودڑیاں وچ جال جھناں دی اوہ راتیں جاگن ادھیاں ھُو
سک ماہی دی ٹکن نہ دیندی لوک انّھے دیندے بدیاں ھُو
اندر میرا حق تپایا اساں کھلیاں راتیں کڈھیاں ھُو
تن تھیں ماس جدا ہویا باھُو سوکھان جھولارے ہڈیاں ھُو



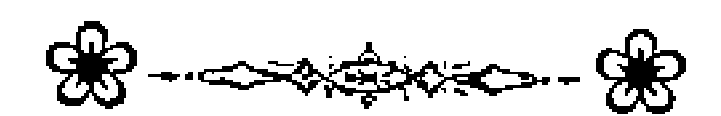
گیا ایمان عشقے دے پاروں

گ گیا ایمان عشقے دے پاروں ہو کے کافر رہیئے ھُو
گھت زنار کفر دا گل وچ بت خانے وچ بہیئے ھُو
جس جا جانی نظر نہ آوے سجدہ مول نہ دیہیئے ھُو
جاں کر جانی نظر نہ آوے باھُو کلمہ مول نہ پڑھیئے ھُو

(ل)

لا یحتاج جنہاں نوں ہویا

ل لا یحتاج جنہاں نوں ہویا فقر تنہاں نوں سارا ھُو
نظر جنہاں دی کیمیا ہووے اوہ کیوں مارن پارہ ھُو
دوست جنہاں دا حاضر ہووے دشمن لین نہ وارا ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جنہاں ملیا نبی ﷺ سوہارا ھُو

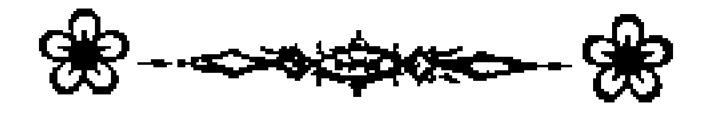


لکھن سکھیوں تے لکھ نہ جانا

ل لکھن سکھیوں تے لکھ نہ جانا کیوں کاغذ کیتو ضائعا ھُو
قط قلم نوں مار نہ جانیں تے کاتب نام دھرایا ھُو
سب صلاح ہوسی تیری کھوٹی جاں کاتب دے ہتھ آیا ھُو
صحیح صلاح تنہاں دی باھُو جنہاں الف تے میم پکایا ھُو

لوک قبر دی کرسن تیاری

ل لوک قبر دی کرسن تیاری لحد بناوِن ڈیرا ھُو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن کرسن ڈھیر اُچیرا ھُو
دے درود گھراں نوں ونجن کوکن شیرا شیرا ھُو
لا اُبالی درگاہ ربّ دی باھُو عملاں باجھ نہ ہوگ نبیڑا ھُو

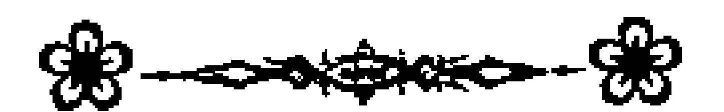


لہو ھُو غیری دھندے

ل لہو ھُو غیری دھندے اِک پل مول نہ رہندے ھُو
عشق نے پٹے رکھ جڑاں تھیں اک دم ہول نہ سہندے ھُو
جیہڑے پتھر وانگ پہاڑاں آہے اوہ لوں وانگوں گل دھندے ھُو
عشق سوکھالا جے ہوندا باھُو سب عاشق ہی بن بہندے ھُو

لوہا ہوویں پیا کٹیویں

ل لوہا ہوویں پیا کٹیویں تاں تلوار سڑیوں ھُو
کنگھی وانگوں پیا چریویں زلف محبوب بھریویں ھُو
مہندی وانگوں پیا گھٹیویں تلی محبوب رنگیویں ھُو
عاشق صادق ہوویں باھُو تاں رس پریم دا پیویں ھُو



(م)

موتو والی موت نہ ملسی

م موتو والی موت نہ ملسی جیں وچ عشق حیاتی ھُو
موت وصال تھیوسی ھکو جد اسم پڑھیوسی ذاتی ھُو
عین دے وچ عین تھیوسی دور ہووے قرباتی ھُو
ہو دا ذکر ہمیش سڑیندا باھُو دینھ سُکھ آرام نہ راتی ھُو

مرشد وانگ سنیارے ہووے

م مرشد وانگ سنیارے ہووے جیہڑا گھت کٹھالی گالے ھُو
پا کٹھالی باہر کڈھے بندے گھڑے یا والے ھُو
کنیں خوباں دے تدوں سوہاون جدوں گھٹے پا اُجالے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جیہڑا دم دم دوست سمہالے ھُو

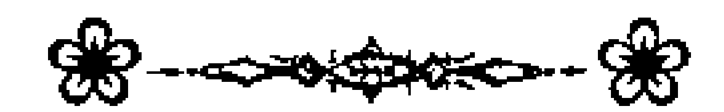


مرشد مکہ تے طالب حاجی

م مرشد مکہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ھُو
وچ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ھُو
ہک دم میتھوں جدا نہ ہووے دل ملنے تے آیا ھُو
مرشد عین حیاتی باھُو میرے لوں لوں وچ سمایا ھُو

مرشداوہ سہیڑیئے جیہڑا

م مرشد اوہ سہیڑیئے جیہڑا دو جگ خوشی دکھاوے ھُو
اوّل غم ٹکڑے دا میٹے وت رب دا راہ سمجھائے ھُو
اس کلر والی کندھی نوں چا چاندی خاص بنائے ھُو
جس مرشد ایھے کجھ نہ کیتا باھُو اوہنوں وہندی ندی روڑیئے ھُو



مرشد باہجھوں فقر کماوے

م مرشد باہجھوں فقر کماوے وچ کفر دے بڈے ھُو
شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے غوث قطب بن اڈے ھُو
رات اندھیاری مشکل پینڈا باھُو سنّے اُسنّے آون ٹھڈے ھُو
تسبیحاں نپ بہن مسیتی جویں موش بہندا وڑ کھڈے ھُو

میں کوجھی میرا دلبر سوہنا

م میں کوجھی میرا دلبر سوہنا میں کیونکر اُس نوں بھانواں ھُو
وہڑے اساڈے وڑدا ناہیں پئی لکھ وسیلے پانواں ھُو
نہ میں سوہنی نہ دولت پلے میں کس کر یار منانواں ھُو
ایہہ دکھ ہمیشہ رہسی باھُو روندڑی ہی مرجانواں ھُو



مرشد مینوں حج مکے دا

م ۔ مرشد مینوں حج مکے دا رحمت دا دروازہ ھُو
کراں طواف دوالے قبلے حج نت ہووے تازہ ھُو
کُن فَیَکُون جدوں سنیاسو ڈٹھا اللہ دا دروازہ ھُو
سدا حیاتی والا باھُو اوہ کتھے خضر خواجہ ھُو

مرشد میرا شہباز الٰہی

م مرشد میرا شہباز الٰہی ونج رلیا سنگ حبیباں ھُو
تقدیر الٰہی چھکیاں ڈوراں کدے ملیئے نال نصیباں ھُو
کوہڑیاندے دکھ دور کریندا کرے شفا غریباں ھُو
ہر اک مرض دا دار و توہیں باھُو کیوں گھتنائیں وس طبیباں ھُو

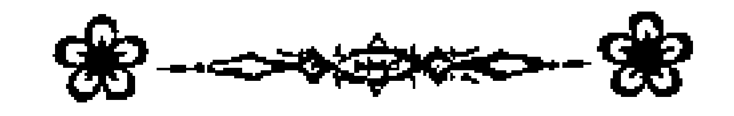


مال جان سب خرچ کچیوے

م مال جان سب خرچ کچیوے کریئے خرید فقیری ھُو
فقر کنوں رب حاصل ہووے کیوں کیجے دل گیری ھُو
دنیا کارن دین ونجاون کوڑی شیخی پیری ھُو
ترک دُنیاں دی قادری کیتی باھُو شاہ میراں دی میری ھُو

مرشد وسّے سَے کوہاں تے

م مرشد وَسّے سَے کوہاں تے تینوں دسے نیڑے ھُو
کی ہو یابت اوہلے ہو یا پراوہ دسے وچ میرے ھُو
جتھاں الف دی ذات صحیح چا کیتی اوہ رکھدے قدم اگیرے ھُو
باھُو نحن اقرب لبھ لیونے جھگڑے کل نبیڑے ھُو

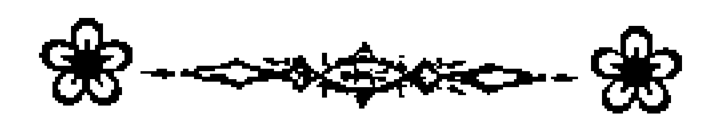


مذہباں والے دروازے اُچّے

م مذہباں والے دروازے اُچّے راہ ربانا موری ھُو
پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھپ چھپ لنگھیئے چوری ھُو
اڈیاں مارن کرن بکھیڑے دردمنداں دیاں گھوری ھُو
باھُو چل اتھائیں وسیئے جتھے دعویٰ نہ کسے ہوری ھُو

مرشد ہادی سبق پڑھایا

م مرشد ہادی سبق پڑھایا اوہ بن پڑھیوں پیا پڑھیوے ھُو
انگلیاں کناں وچ دتیاں بن سنیوں پیا سنیوے ھُو
نین نیناں وَلوں تر تر تکدے بن ڈٹھیوں پیا دسیوے ھُو
باھُو ہر خانے وچ جانی وسدا کن سراہ وہ رکھیوے ھُو



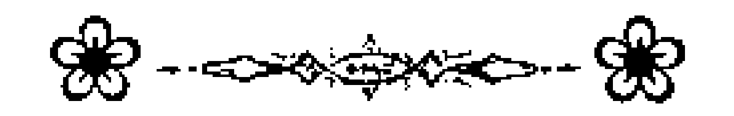
میں شہباز کراں پروازاں

م میں شہباز کراں پروازاں وچ افلاک کرم دے ھُو
زباں تاں میری "کُن" برابر موڑاں کم قلم دے ھُو
افلاطون ارسطو ورگے میں اگے کس کم دے ھُو
حاتم ورگے لکھ کروڑاں در باھُو تے منگدے ھُو

(ن)

نال کوسنگی سنگ نہ کریئے

ن۔ نال کوسنگی سنگ نہ کریئے کل نوں لاج نہ لایئے ھُو
تمے تربوز مول نہ ہوندے توڑے توڑ مکے لے جایئے ھُو
کانواں دے بچے ہنس نہ تھیندے توڑے موتی چوگ چگایئے ھُو
کوڑے کھوہ نہ مٹھے ہوندے باھُو توڑے سئے منّاں کھنڈ پایئے ھُو

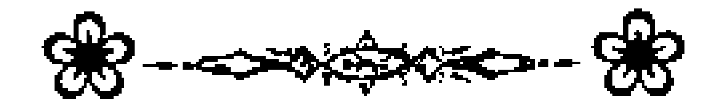


نہ میں عالم نہ میں فاضل

ن۔ نہ میں عالم نہ میں فاضل نہ مفتی نہ قاضی ھُو
ناں دل میرا دوزخ منگے نہ شوق بہشتیں راضی ھُو
نہ میں تریہی روزے رکھے نہ میں پاک نمازی ھُو
باجھ وصال اللہ دے باھُو ہور دنیا کوڑی بازی ھُو

نہ اوہ ہندو تے نہ اوہ مومن

ن- نہ اوہ ہندو تے نہ اوہ مومن نہ سجدہ دین مسیتی ھُو
دم دم دے وچ ویکھن مولا جہاں قضا نہ کیتی ھُو
آہے دانے تے بنے دیوانے جہاں ذات صحیح ونج کیتی ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جہاں عشق بازی چن لیتی ھُو



نت اساڈے کھلے کھاندی

ن نت اساڈے کھلے کھاندی ایہاد نیاز شتی ھُو
جیندے کارن بہہ بہہ رو ون شیخ مشائخ چشتی ھُو
جس جس اندر حب دنیا دی ڈبدی اُنہاں دی کشتی ھُو
ترک دنیا دی کر توں باھُو خاصہ راہ بہشتی ھُو

نہ کوئی طالب نہ کوئی مرشد

ن نہ کوئی طالب نہ کوئی مرشد ایہہ سب دلاسے مُٹھے ھُو

راہ فقر دا پرے پریرے سب حرص دنیاوی کُٹھے ھُو

شوق الٰہی غالب ہویا جند مرنے تے رُٹھے ھُو!

باھُو جیں تن بھڑکے بھابر ہوندی اوہ مرن تھانے گُٹھے ھُو



نہ ربّ عرش معلیٰ اُتے

ن- نہ ربّ عرش معلیٰ اُتے نہ ربّ خانے کعبے ھُو

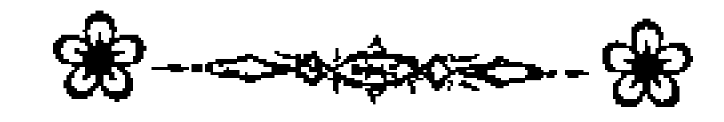
نہ ربّ علم کتابیں لبھا نہ رب وچ محرابے ھُو

گنگا تیرتھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ھُو

جد دا مرشد پھڑایا باھُو چھٹے سب عذابے ھُو

نفل نمازاں کم رناں دے

ن۔ نفل نمازاں کم رنّاں دے روزے صدقہ روٹی ھُو
مکے دے ول سوئی جاوے گھروں جنہاں تروٹی ھُو
اُچیاں بانگاں سوئی دیون نیت جنہاں دی کھوٹی ھُو
کی پرواہ تنہاں نوں باھُو گھر وچ لدھی بوہٹی ھُو

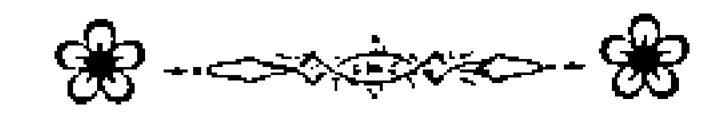


نائیں جوگی نائیں جنگم

ن۔ نائیں جوگی نائیں جنگم نائیں میں چلہ کمایا ھُو
نائیں بھج مسیتیں وڑیانا تسبیح کھڑکایا ھُو
جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہہ فرمایا ھُو

نہیں فقیری جھلیاں مارن

ن نہیں فقیری جھلیاں مارن ستیاں لوگ جگاون ھُو
نہیں فقیری وہندیاں ندیاں سکیاں پار لنگاون ھُو
نہیں فقیری وچ ہوا دے مصلّے پا ٹھراون ھُو
فقیری نام تنہیندا باھُو دل وچ دوست ٹھراون ھُو



نہ میں سنی نہ میں شیعہ

ن۔ نہ میں سنی نہ میں شیعہ میرا دوہاں توں دل سڑیا ھُو
مک گئے سبھ خشکی دے پینڈے دریا رحمت وڑیا ھُو
کئی من تارے تر تر ہارے کوئی کنارے چڑھیا ھُو
صحیح سلامت پار گئے باھُو جنہاں مرشد دا لڑ پھڑیا ھُو

نہ میں سیر نہ پاچھٹا کی

ن - نہ میں سیر نہ پاچھٹا کی نہ پوری سرساہی ھُو
نہ میں تولہ نہ میں ماشہ گل رتیاں تے آئی ھُو
رتی ہونوواں ونج تُلاں تے اوہ بھی پوری ناہی ھُو
تول پورا تاں ہوسی باھُو جد ہوسی فضل الٰہی ھُو



نیڑے وسن دور دسیون

ن نیڑے وسن دور دسیون ویہڑے ناہیں وڑدے ھُو
اندر ڈھونڈن ول نہ آیا باہر ڈھونڈن چڑھدے ھُو
دور گیاں کجھ حاصل ناہیں شوہ لبھے وچ گھر دے ھُو!
دل کر صیقل شیشے وانگوں باھُو دور تھیون کل پردے ھُو

(و)

وحدت دے دریا اچھلے

و وحدت دے دریا اچھلے جل تھل جنگل رینے ھُو
عشق دی ذات نیندی ناہیں سانگا اجل تھل پینے ھُو
انگ بھبوت ملیندے ڈٹھے سے جوان لکھینے ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جیہڑے ہوندے ہمت پینے ھُو

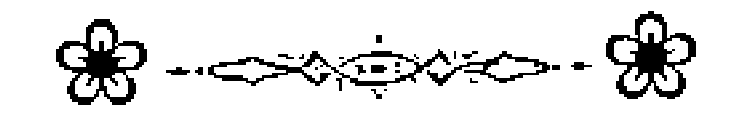


وحدت دے دریا اچھلے

و وحدت دے دریا اچھلے ہک دل صحیح نہ کیتی ھُو
ہک بت خانے ونج واصل تھئے ہک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ھُو
فاضل چھوڑ فضیلت بیٹھے عشق بازی جیں لیتی ھُو
ہرگز رب نہ ملدا باھُو جنہاں ترٹی چوڑ نہ کیتی ھُو

ویہہ ویہہ ندیاں تارو ہویاں

و ویہہ ویہہ ندیاں تارو ہویاں بلبل چھوڑی کائیں ھُو
یار اساڈا رنگ محلیں ورتے کھلے سکائیں ھُو
نہ کوئی آوے نہ کوئی جاوے اسیں کیں ہتھ لکھ بھجائیں ھُو
جے خبر جانی دی آوے باھُو کھڑ کلیوں پھل تھوائیں ھُو



ونجن سر پر فرض مینوں ہویا

و- ونجن سر پر فرض مینوں ہویا قول قالوا بلیٰ کر کے ھُو
لوک جانے متفکر ہویاں وچ وحدت دے وڑ کے ھُو
شوہ دیاں ماراں شوہ ونج لبھساں عشق تلہ سر دھر کے ھُو
باھُو جیوندیاں شوہ کسے نہ پایا ہو جیں لدھا تیں مر کے ھُو

وحدت دا دریا الٰہی

و وحدت دا دریا الٰہی جتھے عاشق لیندے تاری ھُو
مارن چھبیاں کڈھن موتی آپو اپنی واری ھُو
درّ یتیم وچ لے لشکارے جیوں چن لاٹاں مارے ھُو
سوکیوں نہیں حاصل بھردے باھُو جیہڑے نوکر نے سرکاری ھُو

(ہ)

ہودا جامہ پہن گھر آیا

ہ ہودا جامہ پہن گھر آیا اسم کہاون ذاتی ھُو
نہ اوتھے کفر اسلام منزل نہ اوتھے موت حیاتی ھُو
شہ رگ تھیں نزدیک لھیسی توں پا اندر ونے دل جھاتی ھُو
اوہ اساں وچ اسیں اُنہاں وچ باھُو دور ہوئی قرباتی ھُو

ہر دم شرم دی تند تروڑے

ہ ہر دم شرم دی تند تروڑے جاں ایہہ چھوڑک بلّے ھُو
کچرک بالاں عقل دا دیوامینوں برہوں انھیری جھلے ھُو
اجڑ گیاں دے بھیت نیارے لکھ لعل ہردتے ھُو
باھُو دھوتیاں داغ نہ لہندے جیہڑے رنگ مجیٹھی دِتّے ھُو



ہک جاگن ہک جاگ نہ جانن

ہ ہک جاگن ہک جاگ نہ جانن ہک جاگدیاں ہی ستے ھُو
ہک سُتیاں جا واصل ہوئے ہک جاگدیاں ہی مُٹھے ھُو
کی ہویا جے گھگو جاگے اوہ لیندا ساہ اُپٹھے ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُو جنہاں کھوہ پریم دے جُتے ھُو

ہسن دے کے رووَن لیوئی

ہسن دے کے رووَن لیوئی تینوں دِتا کس دلاسا ھُو
عمر بندے دی اینویں دہانی جیوں پانی وچ پتاسا ھُو
سوڑی اسامی سٹ گھتیسن پلٹ نہ سکیں پاسا ھُو
تیتھوں صاحب لیکھا منگسی باھُو رتی گھٹ نہ ماسا ھُو



ہور دوانہ دل دی کاری

ہور دوانہ دل دی کاری کلمہ دل دی کاری ھُو
کلمہ دور زنگار کریندا کلمے میل اتاری ھُو
کلمہ ہیرے، لعل، جواہر کلمہ ہٹ پساری ھُو
اتھے اوتھے دوہیں جہانیں باھُو کلمہ دولت ساری ھُو

ہکّی پیڑ کل عالم کوکے

ہ ہکّی پیڑ کل عالم کوکے عاشقاں لکھ سہیڑی ھُو
جتھے ڈھہن رڑھن دا خطرہ کون چڑھے اس بیڑی ھُو
عاشق نیک صلاحیں چڑھدے تار کپر وچ بھیڑی ھُو
عشق پیا تلدا رتیں باھُو عاشقاں لذت نہ کھیڑی ھُو

ہک دم سجن لکھ دم ویری

ہ ہک دم سجن لکھ دم ویری ہکدم دے مارے مردے ھُو
ہک دم پچھے جنم گوایا چور بنے گھر گھردے ھُو
لائیاں دی اوہ قدر کی جانن جیہڑے محرم ناہیں سرّ دے ھُو
سوکیوں دھکے کھاون باھُو طالب سچے در دے ھُو

(ی)

یار یگانہ ملسی تینوں

ی-یار یگانہ ملسی تینوں جے سر دی بازی لائیں ھُو
عشق اللہ وچ ہو مستانہ ھو ھو سدا الائیں ھُو
نال تصور اسم اللہ دے دم نوں قید لگائیں ھُو
ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تد باھُو نام سدائیں ھُو


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شمائل بغوی
الجامع الکبیر
مسند اسحاق بن راھویہ
جواہر البیان
فیض الشیخین
کشف المحجوب
شرح الصدور
کنز العمال کسی تعارف کی محتاج نہیں۔
کنز العمال میں 46624 احادیث مبارکہ ہیں۔
شیخ احمد عبدالجواد فرماتے ہیں جس نے کنز العمال کا مطالعہ کیا اُس نے احادیث مبارکہ کی ستر سے زائد کتب کا مطالعہ کیا۔
کنز العمال
مترجم
عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف
قلائد الجواہر
بزرگوں کے عقیدے
نورانی حکایات
مرشد کامل
طلع البدر
بہار مدینہ
کلام ریاض
درود و سلام
نجم الخلیفہ
احوال القبور
وقار شریعت
فضائل علم و علماء
آئینہ جمال مصطفٰی
اسوۂ حسنہ
تفہیم وراثت
تحقیق حلالہ
تجہیز و تکفین
تحقیق طلاق
مسلک داتا گنج بخش
بلھے شاہ
میاں محمد بخش
لگیاں نیں موجاں
مدینہ ساڈی جان اے
کرماں والا بک شاپ
دربار مارکیٹ لاہور